

سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات

ایزیر اہتمام

محمد شاہ بخاری ٹرسٹ

(DATA PRINTERS PH-2626300)

مؤلف
احمد الشاہ بخاری عثمانی لکچر

الانتساب

اس چمنستانِ رضا کے پھول کے نام جن کو علمائے حق نے ابوالمعالی، حامی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عاشقِ رسولِ خدا عزوجل، مجاہدِ اُمت، مجاہدِ اہلسنت کے لقب سے مُقلِّب فرمایا..... یعنی مُرشدی و سندی
امیر اہلسنت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دام مجدہ

سگ عطار

احمد اللہ قادری عطار (گلگتی)

مدرسۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی

نحمدہ و نصلى على رسوله الكريم

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ط بسم الله الرحمن الرحيم ط

قبل اس کے کہ اس موضوع پر کچھ تحریر کیا جائے، دیئے ہوئے موضوع کے الفاظ کا مختصر سا مفہوم پیش کرتا ہوں۔

سائنس

سائنس کی بہت ساری تعریفیں کی گئی ہیں ایک تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:-

Science is an objective and systematic study of any object.

کسی شے کا معروضی اور باقاعدہ مطالعہ کا نام سائنس ہے۔

سائنس کی ایک دوسری تعریف یہ ہے:

Science is a methodical, exact and exhaustive knowledge of some subject - matter

سائنس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ پوزیٹو (Positive) اور نارمیٹو (Normative) اول الذکر میں مادی اشیاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے ان کی ساخت اور خواص وغیرہ پر تحقیق کی جاتی ہے اس میں نباتات، حیاتیات، علم کیمیا، علم طبیعیات، علم طب، علم فلکیات اور جغرافیہ وغیرہ شامل ہیں۔ موخر الذکر میں غیر مادی اشیاء کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے کہ کیا ہونا چاہئے؟ اچھائی کیا ہے؟ برائی کیا ہے؟ اس میں اخلاقیات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

دُنیا

یہ دنیٰ بدنو سے ہے اس کا مصدر دنو ہے جس کے معنی قریب کے ہیں۔ دنیا کو اس لئے دنیا کہتے ہیں کہ قریب الفنا ہے یا اس زندگی سے متصل ہے ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والی نہیں ہے اس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ سائنس علوم عارضی اور اس جہاں میں استفادے کی حد تک محدود ہیں۔

مُسلم

یہ لفظ اسلام سے مشتق ہے اسلام کے معنی ہیں احکام الہی کے سامنے جھک جانا یعنی احکام الہی تسلیم کر لینا اور مسلمان سے مراد وہ شخص ہے جو احکام الہی کے سامنے اپنے آپ کو جھکاتا ہے۔

(Muslim is he who submits himself to the Divine laws)

مفکرین

مفکر کی جمع ہے اور یہ فکر سے ماخوذ ہے اس طرح مفکر سے مراد فکر کرنے والا، غور و خوض کرنے والا، سوچھ بوجھ رکھنے والا، تدبیر کرنے والا۔ یہاں مفکرین سے مراد دین فطرت یعنی اسلام پر غور و فکر کرنے والے، سوچنے والے، سوچھ بوجھ رکھنے والے مراد ہیں۔ ان حضرات کو قرآنی زبان میں **اولو الالباب** کہا گیا ہے اور یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے رب کریم کے مر فکر پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ قرآن حکیم میں فکر کرنے، غور کرنے، تدبیر کرنے کے بارے میں تقریباً 750 آیات کریمہ ہیں۔

افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت والى السماء كيف رفعت والى الجمال كيف نصبت
تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑ کو کیسے نصب کیا گیا۔ (سورہ غاشیہ: ۱۷)
قل سیروا فی الارض ثم انظروا كيف کان عاقبته المکذبین (سورہ النعام: ۱۱)
تم فرما دو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والے کا کیا انجام ہوا۔

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جن میں صاحبان علم کو فکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اسی لئے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل فکر کے بارے میں فرمایا،

من یرد اللہ بہ خیراً یفقهہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی
جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے سمجھ بوجھ سے نوازتا ہے اور بے شک میں (خزائن الہی) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ (رواہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بخاری و مسلم)

چونکہ اہل علم ہی فکر کر کے مخلوق الہی کیلئے ترقی کا راستہ متعین کر سکتے ہیں المختصر ان لوگوں کا علم سائنس یا سائنسی دنیا میں کردار و خدمات جنہوں نے تمام احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا ہو اور ساتھ ہی مظاہر قدرت کے بارے میں فکر و تدبیر کے پیکر بھی بنے ہوں یہی وہ اہل علم و بصیرت ہیں جن کی رب کریم نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں تعریف فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

قل هل یرتوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (سورہ زمر: ۹)

کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

قل هل یرتوی الاعمی والبصیر (سورہ مؤمن: ۵۸)

فرما دیجئے کیا اندھا اور آنکھیاں برابر ہیں؟

انما یخشى اللہ من عبادہ العلماء (سورہ قاطر: ۲۸)

اللہ عز و جل سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

ان بندگان خاص نے دینی علوم کے ساتھ سائنس کی طرف بھی توجہ فرمائی چونکہ سائنس کا ماخذ درحقیقت قرآن حکیم اور سنت خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ انسانیت بلکہ ساری کائنات کی جان حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد بعثت علم سائنس یا دوسرے علوم کی تعلیم دینا نہیں تھا بلکہ شرعی و عرفانی علوم کے ذریعے قابل رحم انسانیت کو جہالت کے گھپ اندھیرے گھرے سے نکال کر امانت، شجاعت، صداقت، دیانت اور کرامت کی امامت کے عہدوں پر فائز کرنا تھا اسی لئے فلاح آخرت کی خاطر اصل مقصد کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی اور ضمناً بوقت ضرورت اس جزوی شعبے کی طرف بھی توجہ فرمائی تو سائنس کی ہر شاخ میں علم کے دریا بہا دیئے اب جب کہ تقریباً 1500 سال گزر چکے ہیں سائنسدان فرمودات رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تحقیق کرتے چلے آ رہے ہیں اور حقائق کو تسلیم کئے جا رہے ہیں نہ صرف اتنا بلکہ کئی غیر مسلم سائنسدانوں کی قسمت فقط اسی بنیاد پر قبول اسلام کیلئے ہمیشہ کیلئے بیدار ہو چکی ہے اور اگر یہ لوگ مزید غور و فکر کرتے ہوئے عصبیت کے چشمے اُتار دیں تو سارے اس سچے دین یعنی دین اسلام میں داخل ہو کر اس کی دائمی لذتوں سے ہمیشہ کیلئے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ عز وجل مزید برآں علم طب کے بارے میں قرآن پاک اور احادیث نبوی میں جو اشارات ملتے ہیں ان پر تحقیقات کے بعد ان گنت کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں اور یقیناً بے شمار کتابیں اور حقائق تا قیامت منظر عام پر آنا متوقع ہیں۔ کتاب طب نبوی اور جدید سائنس (ڈاکٹر خالد غزنوی) جس میں ہزاروں بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ سرور کونین، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی بڑے طبیب حاذق ہیں اور کیوں نہ ہوں رب کریم خود فرماتا ہے،

و انزل اللہ علیک الكتاب والحکمہ و علمک ما لم تکن تعلم

و کان فضل اللہ علیک عظیما (سورہ النساء: ۱۱۳)

اور اللہ عز وجل نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ عز وجل کا بہت بڑا فضل ہے۔ دوسری جگہ ارشادِ باری ہے،

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلو علیہم آیاتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمہ و ان کانوا من قبل لفی اللہ ضلال مبین (پ ۶، العنبران: ۱۲۳)

زمانہ قدیم میں لفظ سائنسدان کی اصطلاح تو رائج نہ تھی مگر ہر وہ عالم فاضل جو علوم و فنون پر مہارت رکھتا تھا نمایاں حیثیت کا مالک ہوتا تھا تو اسے حکیم یا فلسفی کے نام سے پکارتے تھے یہ خطاب اس صاحب علم و فضل کیلئے خاص تھا جو علم ہیئت اور نجوم علم کیمیا علم اجسام و ابدان اور سرجری وغیرہ سے متعلق جو بھی تشریحات جملہ امراض ان کیلئے علاج دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے خواص ان کے استعمال کے طریقے اور سب باتوں سے نہ صرف واقف اور ماہر ہوتا تھا نیز ہر فن میں کمال رکھتا تھا اور اس کا علم حاضر ہوتا تھا یہ تو انہیں عوام و خواص حکیم کے خطاب سے پکارتے تھے لیکن سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام حکیموں کے خالق و حکیم (جیسا کہ قرآن میں اللہ عزوجل اپنے لئے حکیم کا لفظ استعمال فرماتا ہے) نے حکیم یعنی **یعلمہم الکتب والحکمتہ** معلم حکمت کے لقب سے مقلب فرمایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حکمت کا منبع و معلم قرار دیا جو سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام حکماء سائنسدانوں کا استاد تسلیم نہ کرے۔ سائنس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات حکمت کی ایک خادمہ ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے سامنے تمام انسانوں کا علم شروع سے آخر تک جس میں بڑے بڑے دانشور اور سائنسدان بھی شامل ہیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کی بھی نسبت نہیں رکھتا کیوں نہ ہو جب اللہ عزوجل جو ذرے ذرے کے ظاہر و باطن کا علم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارکہ کو سمندر کے مقابلے میں قطرہ کی مثال نہیں دی جاسکتی ہے۔ اس رب ذوالجلال نے اپنے محبوب کو علم سکھایا **و علمہ شدید القوی** اور دوسری جگہ ارشادِ باری ہے، **الرحمن علم القرآن خلق الانسان وعلمہ البیان** رحمن نے انسانیت کی جان محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو قرآن (ماکان وما یكون) کا علم سکھایا۔

اب ہم قرآن پاک ہی سے پوچھتے ہیں کہ بتا اے کلام الہی تیرے اندر کتنے علوم کے بحرِ خاثر موجود ہیں تو قرآن پاک کا جواب ان آیاتِ کریمہ میں ملتا ہے گویا کہ ان آیاتِ کریمہ نے اس تفصیل طلب بحث کو چند کلمات میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے:-

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (سورہ انعام: ۵۹)

اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔

ولا اصغر من ذالک والاکبر الا فی کتاب مبین (سورہ یونس: ۴۱)

اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو۔

دُنیا میں کوئی چیز یا تو خشک ہو سکتی ہے یا تر اور بلحاظ حجم و جسامت یا تو بڑی ہو سکتی ہے یا چھوٹی۔ جب قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ ہر تر و خشک اور ہر چھوٹی و بڑی چیز کا علم اس بحرِ ذائر (قرآن حکیم) میں ہے اس لئے کہ سکھانے والا رب عزوجل حکیم ہے سیکھنے والے بھی حکیم ہیں اور سکھائی جانے والی شے (قرآن) بھی حکیم ہے۔ اب ان حکیم اعظم انسان سرور کو نین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کا احاطہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کون کر سکتا ہے؟ کہاں گئے وہ تنقیص علم رسالت کرنے والے ان محکم اور واضح آیت کریمہ کا ان لوگوں کے پاس کیا جواب ہے وہ کس دلیل کے سہارے بڑی بے باکی سے یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (استغفر اللہ) ان لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں اور نہ ہی ان آیات بینات میں کسی تاویل کی گنجائش ہے۔

مذکورہ اور دیگر آیات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلم کتاب ہونے کے علاوہ معلم حکمت ہونے کا بھی ذکر ہے اور دوسری جگہ پر حکمت کے علم کی اہمیت پر ارشادِ ایزدی ہے،

وَمَنْ يُّوتَى الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (بقرہ: ۲۶۹)

اور جسے حکمت دی گئی اس سے لوگوں کی بھلائی کا بہت بڑا ذریعہ عطا کیا گیا ہے۔

اسلام اور سائنس

بعض کم علم لوگوں کا یہ زعم باطل ہے کہ ہمیں اسلام جو کہ دین فطرت ہے سائنسی علوم حاصل کرنے سے منع کرتا ہے یا اس علم کی مذمت کرتا ہے لیکن جب قرآن حکیم اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بار بار ہدایت شرعی کے ساتھ علم سائنس کی طرف توجہ مبذول کروائی جا رہی ہے اس لئے ہم پہلے جدید سائنس کی چند خصوصیات کا مطالعہ کرتے ہیں پھر ہمیں اس بات کا اندازہ لگانے میں آسانی ہوگی کہ اسلام کا انکے بارے میں کیا رویہ ہے اور وہ خصوصیات یہ ہیں:-

- ۱..... یہ ایک مسلم الثبوت بات ہے کہ ہر انسان کو بقدر استعداد طبعی و صلاحیت علم حاصل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔
- ۲..... سائنسی طریق کار تجربات، مفروضات، مشاہدات اور نظم و ضبط پر مشتمل ہے۔ سائنس صرف تجربات پر مبنی ہے اور نہ ہی یہ خیالات کی پیداوار ہے (اور تھیوریز تو بعض اوقات تبدیل ہوتی جاتی ہیں) بلکہ دونوں کا مجموعہ ہے۔
- ۳..... یہ بات بھی آفاقی طور پر تسلیم کی جا چکی ہے کہ انسانی زندگی میں سائنس کی کافی حد تک ضرورت پڑتی ہے۔

اب ان میں سے ہر پہلو پر اسلام کا نقطہ نگاہ واضح کیا جا رہا ہے۔

- ۱..... ہر انسان کو بنیادی طور پر بقدر استعداد طبعی علم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔
- قرآن پاک کی نزول وحی کے لحاظ سے پہلی آیت جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس میں پڑھنے کا حکم ہے،
- اقرا باسم ربك الذى خلق ۝ خلق الانسان من علق ۝ اقراء وربك الاكرم الذى علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم (پ ۳۰- سورہ علق: ۵ تا ۷)**
- ترجمہ کنز الایمان: پڑھو اپنے رب عز وجل کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب عز وجل ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

اس آیت کریمہ میں پڑھنے لکھنے کی اہمیت تاکیداً اور بلا واسطہ بیان کی گئی ہے اسی لئے علم دین کا بقدر ضرورت حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے تاکہ باسانی احکام الہی کی اتباع کر سکیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، **طلب العلم فريضته على كل مسلم ومسلمة** ہر مسلمان مرد و عورت پر (بقدر ضرورت) علم حاصل کرنا فرض (عین) ہے اور روایت میں ہے، **اطلبوا العلم ولو كان بائنا** علم حاصل کرو اگر تمہیں چین جانا پڑے۔

خصوصی طور پر علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے پس احکام الہی اور فرمودات رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے شیع رسالت کے پر دانوں نے علم حاصل کرنا سوچنا اور تدبر کرنا شروع کیا اور یہ مسلمانوں کی اجتماعی مساوات ملی کا ابتدائی دور تھا جس میں معاشرے کے ہر فرد کو علم و ترقی کے یکساں مواقع فراہم تھے! پڑھنے لکھنے کے بارے میں اسلام کے اس حکم نے اتنا گہرا اثر مرتب کیا کہ آن کی آن میں عالم اسلام میں علم کے چراغ روشن ہونے لگے نہ صرف اتنا بلکہ جلد ہی اسی چراغ کی روشنی پورے یورپ میں پھیل گئی۔ یہ علم سائنس کے سلسلے میں ابتدائی اور پہلی سیڑھی تھی۔

۳..... اب ہم سائنس کے دوسرے پہلو کی طرف بڑھتے ہیں اور یہ معلوم کرتے ہیں کہ سائنسی طریق کار کے سلسلے میں اسلام نے کیا نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ سائنسی طریق کار مفروضات، مشاہدات اور تجربات پر مشتمل ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر ان سائنسی طریق ہائے کار کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ جن میں سے صرف چند ایک آیات پیش کی جا رہی ہیں:-

ان فی خلق السموات والارض و اختلاف الیل والنهار والفلک الی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتها و بث فیہا من کل دابۃ و تصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض ان فی ذالک لآیات یقوم یعقلون

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلنے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں۔

دوسری جگہ ارشادِ باری ہے:-

وہو الذی جعل لکم النجوم لتہتدو فی ظلمات البر والبحر قد فصلنا الایات لقوم لعقلون

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیرے میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کیلئے۔

قرآن پاک نے بار بار سفر اختیار کرنے اور مشاہدات کرنے پر زور دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:-

فانظرو ما ذا فی السموات والارض افلا ینظرون افلا یتفکرون افلا یتدبرون

یعنی وہ کیوں نہیں دیکھتے؟ وہ کیوں نہیں فکر کرتے؟ وہ کیوں نہیں تدبر کرتے؟

اس طرح قرآن پاک میں علم فکرتدبر اور عقل کے الفاظ کئی بار آئے ہیں۔

بے شک اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کیلئے۔
بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل فکر کیلئے۔
بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل تدبر کیلئے۔
بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل عقل کیلئے۔

ان فی ذالک لایته لقوم یعقلون
ان فی ذالک لایته لقوم یتفکرون
ان فی ذالک لایته لقوم یتدبرون
ان فی ذالک لایته لقوم یعقلون

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت
و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض کیف سطحت

ان آیات طبیات میں طبعاتی سائنس (Physical Science) کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ تم زمین و آسمان کی ان تمام چیزوں کے بارے میں غور و فکر کرو۔ غور و فکر صرف ذہنی تفریح کی حد تک نہیں بلکہ اس سے نتائج بھی نکالو۔ ان خیالات و مفروضات کو عملی جامہ بھی پہناؤ تب جا کر غور و فکر کا اصل مقصد پورا ہوگا۔ اب جب ہم آخری اور تیسرے پہلو پر غور کرتے ہیں کہ اسلام کا انسانی زندگی میں سائنس کی اہمیت کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے تو اس سلسلے میں اسلام کا رویہ قابل قدر ہے۔ دوسرے تمام ادیان کے رہنماؤں نے سائنس کو اپنے دین سے جدا کر دیا تھا بلکہ اپنے پیروکاروں کو روحانی ترقی حاصل کرنے کا نعرہ لگاتے ہوئے معاشرتی زندگی سے ہی دور رہنے اور صحراؤں اور بیابانوں کی طرف رخ کرنے کا درس دیا اور سائنسی منافع سے بالکل الگ تھلگ رہنے کی تلقین کی لیکن اسلام نے لا رہبانۃ فی الاسلام کا مژدہ سنا کر اس فرسودہ اور غیر فطری نظریہ کو بالکل ہی باطل قرار دیا۔ یہ دنیا اور اس کے وسائل انسانیت کی مادی فلاح و بہبود میں استعمال کیلئے ہیں البتہ انسان اپنے آپ کو مادیت پرستی ہی میں مستغرق نہ کرے بلکہ ان قدرتی وسائل کو فتح کرے اور اپنے جائز مصارف میں لائے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، **ان اللہ سخر لکم ما فی السموات والارض** بیشک اللہ نے مسخر کر رکھا ہے آپ کیلئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین کے اندر ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی مشیت ہی کچھ ایسی ہے کہ انسان اپنی فطری طاقتوں اور صلاحیتوں کو بہد عقلی علوم و سائنس بروئے کار لائے تاکہ اس حضرت انسان میں موجود پوشیدہ جواہر اپنا کمال دکھاسکیں۔ اس لئے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مادی چیزوں کے بارے میں زیادہ وضاحت نہیں فرمائی پھر بھی آپ کا عمل تعبیر یعنی جس درخت پر پھل نہ آتے ہوں اس درخت پر درخت کی شاخ کاٹ کر پہلے درخت پر لگائی تو پھل آنے لگے اس طرح کچھ کئی چیزیں مادی طبعیاتی علوم سے وابستہ احادیث پاک میں مل جاتی ہیں جس سے ماہرین علم نباتات ہو رہے ہیں۔

سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان چیزوں کے بارے میں وضاحت نہ فرمانا یا کم ہی ان چیزوں کی طرف توجہ فرمانے کی اصل ایک وجہ یہ بھی نظر آتی ہے کہ انسان ضرورت کے تحت محنت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور ان قدرتی وسائل سے استفادہ کرے۔ انسان جب اندھا بھرا کاننا ہو جاتا ہے تو اس کی پوشیدہ صلاحیتیں اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ لیکن یہاں پر اللہ نے کسی کو معذور نہیں رکھا بلکہ اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق مسخر کرنے کیلئے چھوڑا۔ الحمد للہ اس رمزِ الہی کو سمجھتے ہوئے **اولو الالباب** (مسلم مفکرین) نے علم سائنس میں بے پایاں ترقی حاصل کی ہے بلکہ اقوامِ عالم کو سائنس میں مسلم مفکرین کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے جب سے مسلمان اندرونی انتشار کا شکار ہوئے سائنسی میدان میں ترقی کافی حد تک متاثر ہوئی۔ لیکن پھر بھی سابقہ مسلم مفکرین ہی کی خدمات کو مد نظر رکھتے ان کو ہی ترقی دیں تو بھی کافی ہوگا مگر اسی پر اکتفاء کرنا حکمت کا تقاضا نہیں۔

غیر مسلموں کی خیانت کا اندازہ لگائیے کہ مسلمان مفکرین کی بڑی اور اہم سائنسی ایجادات کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کا علم سائنس میں کوئی کردار نہیں لیکن حقائق بالکل ہی اس کے برعکس ہیں بلکہ بعض غیر مسلم مفکرین نے بھی مجبوراً مسلم مفکرین کی علم سائنس میں خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

اب ان مسلم مفکرین کی خدمات کا مختصر سا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور آخر میں اٹھارویں اور انیسویں صدی کے مجددِ دین و ملت مفکر اور سائنسدان کی سائنسی خدمات کا مختصر سا جائزہ لیا جائے گا جو اس وقت تک منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان نفوسِ قدسیہ اور اولو الالباب کے صدقے میں خلوص کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خالد بن یزید 85ھ

خالد بن یزید بنو اُمیہ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا شاہی محل میں پرورش ہوئی اچھی تعلیم و تربیت حاصل ہوئی۔ عربی النسل ہونے کی وجہ سے شاہانہ تکلفات میں گرفتار تھا اس لئے تاج و تخت حاصل نہ کر سکے۔ خالد عالم اسلام میں پہلا سائنسدان ہے۔ انہوں نے علمی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور تراجم بھی کئے اور کیمیا سازی سے دلچسپی لینے لگے۔ سونا بنانے کی غرض سے انہوں نے کچھ جڑی بوٹیاں بھی جمع کیں لیکن اس مہم میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ لوگوں نے استفسار کیا کہ حضرت آپ کیوں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں آپ کا جواب تھا کہ میں اپنے دوست و احباب کو انعام و اکرام دے کر بے نیاز کرنا چاہتا ہوں یہ ان کی محبت انسانیت تھی۔ خالد کو علم طب سے خاصی دلچسپی تھی انہوں نے اسکندر یہ سے بہت سارے اہل علم کو بحث کی دعوت دی اور اپنی قابلیت میں خاصہ اضافہ کیا۔ ان حکماء سے خالد نے کئی کتب کے ترجمے بھی کرائے۔ خالد کو علم ہیئت سے بھی لگاؤ تھا انہوں نے ایک کرہ بھی تیار کیا تھا۔ خالد علم فن کا بڑا ہی دلدادہ تھا۔ علم کیمیا (Chemistry) سے فطری شوق رکھنے والا اس دور کا پہلا مفکر تھا۔

ابواسحق ابراہیم بن جندب 157ھ

ابراہیم بن جندب نے علم ہیئت کے مطالعے کے ذریعے اجزاء فلکی کا مشاہدہ شرع کیا۔ جلد ہی وہ فلکیات (Astronomy) میں مشاہدات کے ذریعے نئی نئی تحقیقات کرنے لگے۔ ماہر صنائع میکا تک (Mechanics) ہونے کے سبب انہوں نے چاند تاروں اور احرام فلکی کے صحیح مشاہدے کیلئے ایک آلہ ایجاد کیا اس انوکھے آلے کا نام اصطرلاب دیا جاتا ہے یہ اصطرلاب ایک قسم کی دوربین تھی۔ اس انوکھی دوربین کے ذریعے سے باسانی اجرام فلکی کا مشاہدہ کیا جاسکتا تھا اور ان کے درمیانی فاصلے کی پیمائش بھی کی جاسکتی تھی۔ اصطرلاب میں دو فلکیات تھیں ان میں سے ایک فلکی اپنی جگہ فٹ رہتی تھی جب کہ دوسری فلکی اوپر کی طرف جاسکتی تھی اور ساتھ ہی دائیں بائیں بھی گھمائی جاسکتی تھی اور یہ فلکیاں ایک اونچے اسٹینڈ پر لگادی گئی تھیں گلیلو (اٹلی ۱۵۶۴ء-۱۶۴۲ء) جس کو دوربین کا موجد کہا جاتا ہے اس نے تھوڑا کولیا اور اصطرلاب کو ترقی دے کر ایک ایسا آلہ بنایا جس میں دیگر سہولتوں کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ اس لئے گلیلو کو دوربین کا موجد تو نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ دراصل دوربین کا موجد ابراہیم بن جندب تھے۔ اس کے جدت پسند دماغ نے ضرورت سے مجبور ہو کر ایک نئی چیز بنا کر اسے فائدہ اٹھایا۔ کسی نے کیا خوب کہا ۔

☆ ضرورت ایجاد کی ماں ہے ☆

نوبخت 157 - 176 ھ

نوبخت نہایت ہی ذہین باصلاحیت نوجوان تھا ابتدائی تعلیم و تربیت ابتدائی مدارس میں حاصل کر کے گہرے مطالعے میں مصروف ہو گیا تو بخت ایک ماہر النجیئر اور پیمائش کرنے والا (Surveyer) تھا۔ مکمل شہری آبادی میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ غور و فکر کے بعد شہر بغداد کا مدار پلان بنایا اور پورا نقشہ تیار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ شاہی دربار کی گنبد نما عمارت دوسو چالیس فٹ زمین سے بلند تھی۔ وسیع و عریض اس عمارت کے اونچے اور شاندار گنبد پر ایک شہسوار کا مجسمہ نصب تھا۔ یہ مجسمہ دھات کا بھی تھا۔ شاہی محلات باغات اور دیگر عمارتیں وغیرہ ایک گلدستے کی طرح باہم مناسبت سے بنی ہوئی تھیں نوبخت اور اس کے معاونین و شاگردوں نے بغداد شریف کی پلاننگ میں اپنے کمال فن کا مظاہرہ کیا تھا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت کی دنیا میں ایک بالکل ہی انوکھا تخیل تھا یہ بغداد شریف آئندہ الف لیلہ کی کہانیوں کا مرکز بن گیا۔

فضل بن نوبخت 197 - 816 ھ

فضل علم ہیئت کے بڑے ماہر تھے انہوں نے کئی علمی اور فنی کتابوں کے ترجمے بھی کئے۔ نوبخت کے صاحبزادے فضل کو علم سے بڑی محبت تھی اس لئے مختلف عنوانات پر کتابیں جمع کرتا تھا اور اپنی لائبریری میں بڑی ترتیب سے رکھتا تھا۔ بغداد شریف علم و فن کا اس وقت مرکز بن گیا تھا۔ ہارون الرشید کا دور تھا اسے بھی کتابوں سے اچھی خاصی دلچسپی تھی فضل بن نوبخت علم ہیئت میں روزگار کا یکتا ہونے کے ساتھ ساتھ شہر کی تعمیر میں اپنے والد کے ساتھ کام کرنے لگا وہ علم ہیئت میں بھی اپنے والد کی مدد کرتا اور احرام فلکی کے مشاہدات میں بھی ساتھ رہتے تھے۔

فضل بن نوبخت نے جو لائبریری علم کی جستجو کی وجہ سے بنائی تھی وہ اس دور کی عظیم ترین لائبریری بن گئی اور یہ دنیا کا پہلا کتب خانہ بن گیا۔

ماشاء اللہ 197 ھ

ماشاء اللہ کا شمار بھی بغداد شریف کے ماہر النجیئروں میں ہوتا ہے۔ بغداد شریف کی تعمیر میں ماشاء اللہ کا نام بھی سرفہرست آتا ہے۔ اصرار لاب مشین جو کہ ابراہیم بن جنبد نے ایجاد کیا تھا کے ذریعے ماشاء اللہ نے آسمان کے عجائبات کا مطالعہ بڑے غور و خوض سے کیا اور فن ہیئت پر اپنی ایک کتاب اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں مرتب کی اور یہ ضخیم کتاب علم ہیئت میں دور عباسی میں پہلی تصنیف تھی۔ اس میں ستائیس ابواب ہیں اور یہ نادر معلومات کا مجموعہ ہے۔

الحمد للہ اس کتاب کا لاطینی زبان میں ترجمہ پہلی دفعہ ہوا اور اس سے مغرب کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے استفادہ کیا۔

علم کیمیا کے میدان میں جابر بن حیان کو موجد تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس نے کیمیاوی تجربات کرنے کے بعد مختلف نکات بیان کئے اور کچھ اصول و قواعد مرتب کئے جو آج بھی قابل اطلاق ہیں۔

- ۱..... عمل تصمید یعنی دواؤں کا جوہر اڑانا۔ اس طریقے کو سب سے پہلے اس جابر نے اختیار کیا۔
- ۲..... جابر ہی نے قلماد کرنے (Crystallisation) کا طریقہ بھی دریافت کیا اور اس نئے طریقے سے دواؤں کو قلمایا۔
- ۳..... جابر نے فلٹر کرنے کا طریقہ ایجاد کیا۔
- ۳..... جابر نے تین قسم کے نمکیات بھی دریافت کئے۔
- ۳..... جابر کا سب سے بڑا کارنامہ تیزاب ایجاد کرنا ہے۔
- ۳..... جابر ہی نے بھاپ کو بھسم کر کے کشتہ بنانے کا نازک طریقہ دریافت کیا۔
- ۳..... انہوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ دھات کا کشتہ بنانے سے اس کا وزن کچھ بڑھ جاتا ہے۔
- ۳..... جابر نے لوہے پر مختلف تجربات کیے اور یہ بتا دیا کہ لوہے کو کس طرح صاف کیا جاتا ہے۔ کس طرح فولاد بنایا جاتا ہے۔ لوہے کو زنگ سے کیسے بچایا جاسکتا ہے۔
- ۳..... انہوں نے موم جامہ بنایا تاکہ پانی اور رطوبت سے چیزوں کو بچایا جاسکے۔
- ۳..... جابر نے چمڑے کی دباغت کا طریقہ دریافت کیا۔
- ۳..... اس نے بالوں کیلئے خضاب کا نسخہ تیار کیا۔
- ۳..... ان کی ایک بڑی اور اہم ایجاد قرع انہیق ہے۔ یہ عرق کھینچنے کا آلہ ہے۔
- ۳..... جابر نے معدنی تیزاب دریافت کیا۔

دھاتوں کے متعلق جابر بن حیان نے اپنا ایک نظریہ پیش کیا کہ سب دھاتیں گندھک اور پارے سے بنتی ہیں اور وہ اپنی ایک کتاب میں یوں لکھتے ہیں، گندھک اور تیزاب جب یہ دونوں آپس میں خالص حالت میں کیمیاوی طور پر مل جاتے ہیں تو قیمتی ترین دھات یعنی سونے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سائنسی تجربے کی اہمیت پر جابر لکھتے ہیں، کیمیا میں سب سے بڑی بات تجربہ کرنا ہے جو لوگ اپنے علم کے بنیاد تجربے پر نہیں رکھتے وہ اکثر غلطی کا مرتکب ہو جاتے ہیں۔ پس اگر تم کیمیا کا صحیح علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تجربے کو لازم پکڑ لو اور تجربے سے ثابت شدہ علم کو صحیح جانو۔

یورپ کے ایک ماہر پروفیسر قطب لکھتا ہے، کیمیا گری کے بے سود انہماک سے جابر نے اپنی آنکھیں خراب کر والیں لیکن پھر بھی اس عظیم دانشور نے کئی چیزیں دریافت کر لیں اور اصلی کیمیا کی بنیاد ڈالی۔ جابر بن حیان کا گھر سائنس روم

احمد عبد اللہ حبش حاسب 212 ھ - 830 ھ

احمد عبد اللہ حاسب علم ریاضی کے ماہر تھے اور علم ہندسہ میں بھی خاصہ مہارت حاصل تھی انہی فنون میں کئی دریافتیں بھی کیں۔
ٹرگنومیٹری کا محقق اور زاویوں کی چھ نشستوں میں فضل جیب (Co-Tangent) کے طریقے دریافت کرنے والا گزرا ہے۔
انہوں نے قاطع کو پہلی مرتبہ بنایا اور ٹرگنومیٹری میں اسے رواج دیا۔

احمد عبد اللہ حاسب نے علم ریاضی میں بہت بڑا کام کیا کہ انہوں نے ٹرگنومیٹرکل نقشہ بڑی تحقیق کے بعد مرتب کیا اور
اسے رواج بھی دیا۔ ٹرگنومیٹرکل ٹیبل آج بھی فن انجینئرنگ میں بنیادی طور پر کام آ رہا ہے۔ اس طرح حاسب کا اس فن پر
بہت بڑا احسان ہے۔

عبد الملک اصمعی 213 ھ - 831 ھ

عبد الملک علم الحیاتیات پر غور کرنے والا پہلا سائنسدان ہے۔ اصمعی کا خاص وطن بصرہ تھا اور وہیں پر ابتدائی تعلیم حاصل کی۔
عبد الملک علم ریاضی کے بھی بڑے ماہر تھے اور اس میدان میں کافی کام کیا ہے۔ انہوں نے علم حیوانیات (Zoology) میں
بڑی تحقیق کر کے اپنے مشاہدات اور تجربات قلمبند کئے اور کتاب کی صورت میں مرتب کیا۔ انہوں نے علم الحیوان پر پانچ کتابیں
مرتب کیں: (۱) کتاب النحل (۲) کتاب الابل (۳) کتاب الشاة (۴) کتاب الوحوش (۵) خلق الانسان۔

اصمعی نے ان سب جانوروں کی خصوصیات عادات و اطوار بیان کیا ہے اس نے علم حیاتیات کو ان پانچ حصوں میں تقسیم کر کے
ہر ایک حصے کے جانوروں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔

پانچوں کتابیں انسانوں پر ہیں۔ یہ کتابیں دنیا میں پہلی تصنیف (علم حیاتیات) کہی جاتی ہیں۔ اصمعی ادب کا پاکیزہ ذوق رکھتا تھا۔
وہ اچھا شاعر اور ادیب بھی تھا۔ ان کی کتابیں یورپ کے دانشوروں میں بہت ہی مقبول تھیں۔

بنو موسیٰ شاکر 213 ھ - 831ء

ابتداء میں بنو موسیٰ شاکر ڈاکو تھے اور بہت ہی بُری زندگی گزار رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کی نظر کرم سے بعد میں نیک اور عابد بن گئے۔ علم ریاضی میں کمال حاصل کیا۔ معمولی تعلیم حاصل کر کے فوج میں بھرتی ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے بہت بڑے عہدے پر فائز ہو گئے۔ خوب محنت کر کے علم ریاضی میں کمال حاصل کیا۔ اپنی اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے سبب وہ مامون کے دربار میں بازیاب ہو کر خاص اندیسوں میں شامل ہو گئے۔ بنو موسیٰ نے عمر زیادہ ہونے کے باوجود گہرا مطالعہ کر کے شہرت حاصل کی اور علم ہندسہ (جیومیٹری) میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔

عطارد الکتاب 214 ھ - 834ء

عطارد الکاتب ہونے کی وجہ سے اسی نام سے مشہور تھا لیکن حقیقتاً انہوں نے معدنیات کو اپنی تحقیق کا مرکز بنایا تھا۔ سینکڑوں قسم کے پتھر جمع کئے جن میں سفید رنگین قیمتی اور معمولی ہر قسم کے پتھر تھے اور اپنے گھر کو پتھروں کا عجائب گھر بنایا تھا۔ الکاتب ان پتھروں کی خصوصیات ماہیت اور اثرات معلوم کئے ان کی شناخت کے طریقے اور طاقت و قوت کی جانچ بھی کی۔ عطارد الکاتب نے علم معدنیات میں کمال حاصل کر لیا اور اس فن کا ماہر کہلایا، انہوں نے علم معدنیات پر ایک جامع کتاب بھی لکھی جس میں اپنے تجربے اور مشاہدات بھی تحریر کئے علم معدنیات میں یہ ایک نفع بخش اور مستند کتاب گردانی جاتی ہے۔

حکیم یحییٰ منصور 214 ھ - 833ء

حکیم یحییٰ منصور اپنے زمانے میں ایک بڑے منجم تھے۔ اسی لئے مامون الرشید کے دربار میں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔ جب مامون الرشید میں شامہ کے مقام پر ایک عظیم رصد گاہ (Observatory) تعمیر کرائی ایک اور رصد گاہ شام قاسیوں کے بلند اور سطح میدان میں تعمیر کرائی۔ مامون کا سائنسی دنیا میں یہ بہت ہی بڑا کارنامہ ہے۔ اس رصد گاہ کی تعمیر میں جوہیت دان نگرانی کرتے تھے ان میں حکیم یحییٰ منصور بھی تھے۔ اس رصد گاہ پر ہر قسم کے آلات مثلاً اصطرباب وغیرہ بھی نصب تھے۔ حکیم یحییٰ منصور اور دوسرے ماہرین کی جماعت نے دمشق کی رصد گاہ میں فلکیات کا مطالعہ اور مشاہدہ شروع کر دیا۔ حکیم یحییٰ منصور نے چاند اور چند دیگر سیاروں کے متعلق نئی نئی دریافتیں کیں۔ انہوں نے علم ہندسہ میں کئی نئے اصول مرتب کئے چونکہ آپ ایک اچھے ماہر ریاضی دان بھی تھے۔ بیت الحکمة (Science Academy) بھی حکیم یحییٰ منصور کے زمانے میں قائم کیا گیا جسکے آپ ایک اہم رکن تھے۔

حجاج بن یوسف مطر 214 ھ

حجاج ایک بہت بڑے ماہر ریاضی تھے آپ نے علم ہندسہ اور علم ہیئت دونوں میں بڑے کارنامے سرانجام دیئے۔ حجاج نے ان علوم کو نئے ڈھنگ سے ترقی دی۔ جیومیٹری اور علم ہندسہ میں انہوں نے نئے نئے انکشافات کئے اور اپنا ایک علمی مقام بنایا۔ علم ہندسہ میں اس وقت حجاج کے ٹکڑے کا بندہ نہیں تھا۔ ریاضی دانوں پر ان کا بہت بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے علم ہندسہ میں ایک جامع کتاب مقدمات اقلیدس کے نام سے مرتب کیا۔ علم ہیئت پر بھی حجاج نے ایک کتاب مرتب کی ہے اس کے علاوہ بھی ریاضی پر متعدد کتابیں انہوں نے لکھی ہیں۔

عباس بن سعید الجوهری 229 ھ - 847ء

الجوهری نے علم ہیئت میں مہارت حاصل کی تھی۔ رصد گاہ کے قیام کیلئے مشورہ بھی مامون کو الجوهری نے دیا تھا حالانکہ مامون کا اپنا بھی خیال تھا اس لئے جلدی اس کام کو کرنے کا حکم صادر کیا۔ الجوهری نے رصد گاہ کیلئے آلات بنانے پر خاص طور پر توجہ دی۔ کئی آلات خود بنا کر رصدیہ کی صنعت میں اپنا کمال دکھایا۔ دو رصد گاہیں جو بغداد شریف اور قاسیوں پر بنائی گئی تھیں دونوں کیلئے آلات رصدیہ نصب کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے میں الجوهری کا اہم کردار ہے بلکہ یہ دونوں کام انہی کے ذمے تھا۔ الجوهری نے اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں ایک کتاب بھی مرتب کی ہے۔

خالد بن عبد الملك المرزوی 231 ھ - 894ء

المرزوی کو اجرام فلکی سے بڑی دلچسپی تھی اس لئے تحقیقی کاموں میں ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ انہوں نے سورج سے متعلق بھی نئے نئے انکشافات کئے جب بغداد شریف میں رصد گاہ تعمیر ہوئی تو وہ اس کا انچارج تھا پھر جب دوسری رصد گاہ قاسیوں میں تعمیر کی گئی تو اسے انچارج بنا کر قاسیوں بھیج دیا گیا۔ اس نے زیچ ماموتی مرتب کیا۔ اس دور میں چار بڑے ماہر سائنسدانوں کی جماعت موجود تھی جن کو سائنس کے عناصر اور اربعہ کہا گیا۔

محمد بن موسیٰ خوارزمی 232 ھ - 850ء

محمد بن موسیٰ خوارزمی، خوارزم (خیوا) کے ایک غریب خاندان کے باشندے تھے۔ لیکن علمی ذوق و اعلیٰ قابلیت کے سبب علمی میدان میں آفتاب و ماہتاب کے مثل بن گئے۔ حق ریاضی میں انہیں خاص مہارت حاصل تھی بلکہ انہیں علم ریاضی اور الجبرا کا موجد کہا جاتا ہے۔ دربار میں اس کی قابلیت کے چرچے عام تھے۔ مامون الرشید کی فرمائش پر خوارزمی نے ریاضی پر پوری تحقیق کو جستجو کے بعد دو کتابیں مرتب کیں:- (۱) علم الحساب یہ کتاب علم ہندسہ میں ہے۔ (۲) علم جبر و مقابلہ یہ کتاب اپنے فن میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج تک علماء اسلام نے جو کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں وہ تحقیقی حوالے سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ الخوارزمی الجبرے کا موجد ہے۔

خوارزمی نے جو قاعدے اور اصول دریافت کئے آج بھی اسکولوں اور کالجز میں پڑھائے جاتے ہیں۔ حساب نامی خوارزمی کی کتاب بھی بہت اہم اور نفع بخش کتاب ہے۔ آج بھی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے یہ مقالہ بھی نصاب میں شامل ہے۔

احمد بن موسیٰ شاکر 240 ھ - 858ء

احمد بن موسیٰ شاکر بہت ہی بڑا میکانک انجینئر تھا اور انہیں دنیا کا پہلا بڑا میکانک انجینئر کہا جاتا ہے چونکہ وہ بہت جدت پسند تھے اور ان کا ذہن و دماغ ضاعی کی طرف خاص راغب تھا۔ شاکر ایک بہت بڑے انجینئر بھی تھے انہوں نے نازک نازک بھی تیار کیں اور ان کا شمار علم ریاضی کے ماہرین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے علم الجیل پر ایک جامع اور مستند کتاب بھی لکھی۔ اس فن میں ان کی یہ کتاب پہلی کتاب کہلائی جاتی ہے۔ ابن خلکان جو کہ ایک مشہور مورخین میں سے ہیں ان کے بارے میں کچھ اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں، علم الجیل پر احمد بن موسیٰ شاکر کی ایک عجیب کتاب ہے جو نادور باتوں پر مشتمل ہے اور یہ ایک جلد ہے میں نے اس کتاب کو بہترین اور مفید پایا۔

ابو عباس احمد بن محمد کثیر فرغانی نے طغیانی ناپے کا آلہ ایجاد کیا۔ دھوپ گھڑی ایجاد کی۔ علم ہیئت میں بھی انہیں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے جوامع العلوم کتاب لکھی اس کتاب کی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے کئی زبانوں میں ترجمے کئے گئے۔ وہ ایک سول انجینئر اور ایک اچھے صنایع بھی تھے۔ طغیانی ناپے والا جو آلہ ایجاد کیا تھا اس کے ذریعے سے دریا کے پانی کا اندازہ ہوتا تھا۔ اس آلے کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ سیلاب آنے والا ہے یا نہیں۔ اسی لئے اس آلے کو دریا میں نصب کر دیا جاتا تھا۔ انہوں نے دوسری ایک مشہور کتاب جوامع علم النجوم بھی لکھی ہے جس کا پہلا ترجمہ بارہویں صدی عیسوی میں لاطینی زبان میں ہوا پھر دوسرا ترجمہ جرمنی میں ۱۵۳۷ء میں اور تیسرا ترجمہ فرانس کے سائنسدانوں نے ۱۵۴۶ء میں شائع کیا۔ ان دو کتابوں کے علاوہ احمد بن محمد کثیر فرغانی کی کئی اور کتابیں بھی تھیں۔

سند بن علی 224 ھ - 864ء

ابو طیب سند بن علی کو دھاتوں پر مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے بہت سی قیمتی دھاتوں پر تجربات کئے اور دھاتوں کا صحیح وزن معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کیا۔ دھاتوں میں کثافت اضافی کی تحقیق کی جیسے کھرے اور کھوٹے کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ اس نظریے نے دھاتوں کی صنعت میں اس کی ترقی کے معاملے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ وہ آلہ رصدیہ کا ماہر تھا اور سائنس کے عناصر اور بعد میں بھی تھا۔ سند بن علی ایک ماہر ریاضی دان اور سول انجینئر بھی تھا۔

علی بن عیسیٰ اصطرلابی 224 ھ - 864ء

علی بن عیسیٰ اصطرلابی کا شمار بہت بڑے ہیئت دانوں اور صنایعوں میں شمار ہوتا ہے انہیں جامیٹری سے خاص لگاؤ تھا اسی بنا پر تجربات و مشاہدات کئے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ستاروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا اور ان ستاروں کا زمین سے کتنا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے بڑی محنت کے بعد سدس (Extent) ایجاد کیا۔ سدس کپاس کی شکل کا دائرہ ہوتا ہے۔ یہ آلہ اصطرلاب میں نصب ہوتا اور وہ اصطرلاب کی صنعت میں بھی ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اصطرلابی کے لقب سے انہیں یاد کیا جاتا ہے۔

علی بن سہل ربن طبری 215ھ - 870ء

ابوالحسن علی بن سہل ربن طبری نے تعلیم کے بعد مطالعے میں مصروف ہو گئے۔ فن طب میں کافی محنت کی اور کمال حاصل کر لیا جس پر انہیں بغداد کے سرکاری اسپتالوں میں نگران مقرر کیا گیا۔ علی بن سہل نے اس طرح علم طب میں بہت کام کیا تجربات کئے ہر قسم کے مریضوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس طرح ہر طرح کے مریضوں کا بہترین علاج کرنے لگے اور اپنے تجربات بھی لکھتے گئے بعد میں اس کو کتابی شکل دے دی جسے فردوس الحکمۃ کہتے ہیں۔ یہ کتاب ابجد کے اصول پر مرتب کی گئی تھی۔

انہوں نے آب و ہوا موسم صحت امراض نفسانی، علم تولید اور علم حیوانات پر عالمانہ انداز میں بحث کی۔ ہر موضوع پر اپنی افادیت کے سبب یہ کتاب ہمیشہ درس میں شامل رہی۔ ان کی دوسری کتاب حفظ صحت ہے اس میں صحت قائم رکھنے کے بنیادی اصول و قواعد بیان کئے گئے ہیں جو کہ قابل تعریف ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ علی بن سہل انسائیکلو پیڈیا کے موجد ہیں اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ طبی انسائیکلو پیڈیا ہے۔

محمد بن موسیٰ شاکر 253ھ - 873ء

محمد بن موسیٰ شاکر کا آبائی پیشہ شہ سواری تھا۔ آپ جنگوں میں شرکت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے دو مقداروں کے درمیان تناسب معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کیا اور ترازو بھی انہوں نے ہی دریافت کیا ہے۔ محمد بن موسیٰ شاکر علم ریاضی کے بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے جو ترازو ایجاد کیا وہ آج بھی سونا چاندی جیسے قیمتی جواہرات کے وزن کرنے میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایک کارآمد ترازو گردانی جاتی ہے اس لئے آج بھی یہ ترازو سائنس روم (Laboratory) میں استعمال کی جاتی ہے۔

محمد بن موسیٰ اچھے اخلاق و عادات کے مالک تھے۔ انہیں فن علم سے انتہائی شغف تھا اور علم و فن کی ترقی میں بے دریغ رقم خرچ کرتے تھے۔

ابویوسف بن اسحق الکندی 254 ھ

اسحق کندی ایک باکرامت بزرگ تھے۔ مُردے کو اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ طاقت سے زندہ کرنے کے بارے میں ان سے منسوب ایک واقعہ ہے۔ الکندی علم ہیئت اور نجوم کے بڑے ماہر تھے اور ساتھ ہی ایک باکمال طبیب بھی تھے۔ علم الادویہ کے بارے میں انہوں نے گہرا مطالعہ کیا۔ نئی نئی جڑی بوٹیوں پر تجربات کئے ان کی خاصیتوں اور درجات معلوم کر کے ان کے اثرات بھی دریافت کیے۔ علم الاعداد اور اس کی خاصیتوں پر تحقیق کر کے اس پر چار کتابیں بھی مرتب کیں جو کہ یورپ میں اس وقت بھی مقبول ہیں۔

اسحق الکندی ایک عظیم فلسفی بھی تھے۔ یہ پہلے مفکر ہیں جسے فلسفی کہا گیا۔ انہوں نے علم طبیعیات اور علم ہندسہ میں بھی کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ایک کتاب سے نیکن بڑا متاثر ہوا۔

حسن بن موسیٰ شاکر 254 ھ - 873 ھ

حسن کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ نہایت ذہین فہیم و حاضر جواب انسان تھے۔ علم ہندسہ کے مسائل حل کرنے کیلئے انہوں نے بیضوی اصول کا طریقہ ایجاد کیا انہیں علم ہیئت اور فلسفے سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے کئی انکشافات کئے۔ حسن بن موسیٰ علم اقلیدس کے ماہر اور بہت بڑے انجینئر بھی تھے۔ انہوں نے فن تعمیرات کا موضوع اپنے لئے منتخب کر لیا اور اس میں مطالعہ و تجربات کر کے بڑا کمال حاصل کر لیا۔ ریاضی سے انہیں بڑا لگاؤ تھا۔

ثابت بن قرہ حرانی 273 ھ

قرہ حرانی ایک بڑے طبیب اور علم تشریح الابدان کے ماہر تھے۔ علم ریاضی میں انہوں نے کئی نئے نئے کھیلے اور قاعدے دریافت کئے۔ ثابت بن قرہ حرانی علم ہیئت کے بھی بڑے ماہر تھے۔ حکومت نے انہیں اسی بنیاد پر علم ہیئت کے شعبے میں نگران مقرر کیا۔ انہوں نے کئی نئے انکشافات کئے۔ رصدگاہ کے انتظامات کی اصلاح کی۔ جیومیٹری میں انہوں نے بعض شکلوں سے متعلق ایسے مسائل اور کلیات دریافت کئے جو اس سے قبل معلوم نہ تھے۔ علم الاعداد میں ثابت نے موافق عددوں کے ایک ایسے کھیلے کا استخراج کیا جس کے ذریعے کوئی مرکب عدد ان چھوٹے اعداد پر باری باری پورا تقسیم ہو جاتا ہے اور وہ چھوٹے اعداد اس مرکب عدد کے اجزائے مرکب کہلاتے ہیں۔ مثلاً ۲۰ ایک مرکب عدد ہے جسے باری باری سے ۲۱-۴-۵ اور ۱۰ پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ تمام اعداد ۲۰ کے اجزائے مرکب ہیں۔ ثابت نے موافق اعداد کے جوڑنے کیلئے ایک کلیہ اور قاعدہ دریافت کیا جس کی وجہ سے بڑی آسانی پیدا ہو گئی۔

جابر بن سنان 291 ھ - 925 ھ

جابر بن سنان ایک اچھے ماہر ضاع تھے اور ساتھ ہی مشاہدہ افلاک سے گہری دلچسپی تھی مشاہدہ افلاک کے سلسلے میں انہوں نے کئی آلات رصدیہ بھی بنائے اور ایک نزالہ آلہ بھی ایجاد کیا جس کی مدد سے مشاہدہ کے وقت فاصلہ کم کیا جاسکتا تھا۔ انہوں نے علم ہیئت پر بھی کافی کام کیا۔ مشاہدہ افلاک کے سلسلے میں جو مشکلات سامنے آتی تھیں ان کے حل کی تلاش میں ہر وقت لگے رہتے تھے۔ اسی تنگ و دو کے نتیجے میں کروی اصطرباب آلہ دریافت کر لیا۔

جابر بن سنان کے خاندان نے بغداد شریف آ کر علمی میدان میں کافی شہرت حاصل کر لی حالانکہ بغداد شریف پہلے سے علوم و فنون کے ماہرین سے خالی نہیں تھا۔ اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جابر بن سنان کس قدر ماہر ضاع اور ماہر نجوم تھے۔

ابو عبید اللہ محمد بن جابر البنانی 305 ھ - 929 ھ

جابر البنانی نے اپنی تحقیقات کا مرکز نظام شمسی کو بنایا۔ زمین و سورج کی رفتار و گردش کے متعلق تحقیق کی۔ انہوں نے انحراف دائرة البروج کی صحیح پیمائش کی۔ سورج کی گزرگاہ کا جھکاؤ $23\frac{1}{2}^\circ$ نہیں بلکہ 23° درجے اور 35 منٹ ہے۔ جابر نے اگرچہ زمین کی گردش کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نظریے کو قرآنی حقائق اور دوسرے بعض سائنسدانوں خاص کر امام احمد رضا محدث بریلوی (ہند) علیہ الرحمۃ نے اس نظریے کو غلط ثابت کر دیا مگر انہوں نے بھی قرآن پاک کی مخالفت کرتے ہوئے نہیں کی بلکہ قرآنی آیات کو کچھ اس طرح ہی سمجھا اور نہ عہد کوئی مسلمان قرآن پاک کو معاذ اللہ مسترد کر دے تو خارج من امة المسلمة ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے تذکرے میں اس کی تفسیر پیش کی جائے گی۔

جابر البنانی نے علم ہیئت سے متعلق نقشے تیار کئے اور ان نقشوں کے مطابق زیچ (Astronomical Table) تیار کئے جسے زیچ البنانی کہتے ہیں۔ البنانی کو علم ریاضی پر بھی مہارت حاصل تھی۔ علم ریاضی میں انہوں نے نئی نئی دریافتیں کیں چنانچہ علم المثلث (ٹریگونومیٹری) میں ان کی دریافتیں بالکل صحیح ہیں۔

ابتداء میں ذکریا رازی نے اپنی زندگی بے کار گزاری۔ آخر فکر معاش کی غرض سے علم کیمیا میں لگے اور سونا بنانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اور پھر آنکھوں کے مریض بن گئے جس ڈاکٹر نے ان کا علاج کیا ان کی کسی بات سے متاثر ہو کر علم کی تلاش میں بغداد شریف کی طرف چل پڑے۔ وہاں پر علی بن سہل جو کہ ماہر طبیب تھے ان کی رفاقت میں ایک اچھے ماہر طبیب بن گئے اور واپس اپنے وطن آ کر ہسپتالوں کی نگرانی کی ذمہ داری سنبھال لی۔ خطرناک امراض کا علاج آپ خود کرتے تھے۔ انہوں نے ابتدائی طبی امداد کا سلسلہ پہلی مرتبہ جاری کیا۔ رازی ایک عالی دماغ محقق تھے اور علم طبعیات میں انہیں مہارت حاصل تھی مادے پر غور کر کے انہوں نے اس کی تقسیم کی۔ رازی نے جڑی بوٹیوں پر تجربے کئے اور ان کی خواص و اثرات معلوم کر کے ان کی درجہ بندی کی۔ رازی کا سب سے بڑا کارنامہ مرض چچک میں تحقیق ہے۔ انہوں نے مرض چچک پر گہری تحقیق کر کے اس کے اسباب احتیاط اور علاج دریافت کیا اور اپنے جملہ تجربات و مشاہدات کو کتابی شکل میں جمع کیا اور یہ کتاب اس موضوع پر دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جسے امریکہ میں سینکڑوں سال تک پڑھائی جاتی رہی۔ الکحل کے موجد بھی رازی ہیں۔ عمل جراحی میں رازی نے ایک آلہ بنایا اس کو نشتر کہتے ہیں۔

رازی اپنے فن کے امام تھے۔ ان کی مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بین الاقوامی طبی کانگریس کا اجلاس ۱۹۱۳ء میں لندن میں ہوا تو اس میں رازی اور فن طب پر ان کی تحقیقات کام اور نظریات پر خصوصی مقالے پڑھے گئے اور رازی کو فن طب کا امام تسلیم کر لیا گیا۔ الغرض رازی کی شخصیت جامع تھی۔ وہ ایک باکمال ہیئت دان اور فلسفی بھی تھے لیکن فلسفے کے میدان میں انہوں نے کچھ غلطیاں کی ہیں جو کہ قابل گرفت ہیں۔

سنان بن ثابت حرانی 320 ھ - 943 ھ

سنان بن ثابت حرانی کے علم طب میں جو کارنامے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اجر عظیم دینے والا ہے۔ انہوں نے اس مقدس فن کو بگڑنے سے بچایا۔ ڈاکٹروں کیلئے کچھ اصول و ضوابط مرتب کئے۔ سندیں سرکاری طور امتحان لینے کے بعد ڈاکٹروں کو دینے کا نظام نافذ کرایا۔ گشتی شفا خانے کا طریقہ بھی سنان نے لوگوں کی سہولت کی خاطر نکالا۔ یہ بھی سنان کا نافذ کردہ ہے کہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ہسپتال جا کر مریضوں کا معائنہ کرتی، بیماری کی تشخیص کے بعد ان کا علاج کرتے تھے۔ سنان کے نافذ کردہ طریقے اور اصول آج بھی قابل اطلاق ہیں۔

حکیم ابو نصر محمد بن فارابی 338 ھ - 950ء

فارابی کا شمار دنیا کے مشہور اور اعلیٰ ترین دانشوروں میں ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم اسلامی فلسفی ریاضی دان اور کئی علوم پر مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ مثلاً علم کی تعریف، علم کا مقصد و افادیت موجودات عالم، انسان اشرف المخلوقات اور اس کا ارتقاء قوم پر آب و ہوا کے اثرات، جاہلی تہذیب و ثقافت، قدرت کا نظام اور دیگر اخلاقی موضوعات پر سائنٹفک بحث کی ہے اور فلسفیانہ انداز میں اس کو سمجھایا ہے۔

ابو منصور موفق بن علی ہروی 340 ھ - 61ء

انہیں طبی سائنس سے گہری دلچسپی تھی۔ علم نباتات (Botany) کے محقق ماہر علم الادویہ (Medical Science) میں نئے تجربات کرنے والے اپنے فن کے باکمال ماہر تھے۔ جڑی بوٹیوں کی تحقیق کرتے ہوئے ان کے خواص اثرات دریافت کئے انکی ایک شہرہ آفاق تصنیف حقائق الادویہ (Realities of Medicines) ہے۔ یہ اس صدی کی پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں دواؤں کے خواص اور اثرات تفصیلاً لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں دوائیوں کو دو قسموں میں تقسیم کر کے پھر پہلی قسم کو مزید دو قسموں میں منقسم کر لیا گیا ہے۔ موفق بن علی ہروی نے یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ تانبے اور سیسے کے مرکبات زہریلے ہیں۔ علم الادویہ میں انہوں نے کافی انکشافات اور اضافے کیے ہیں۔

عریب بن سعد الکاتب قرطبی 356 ھ - 976ء

عریب ایک بہت بڑے طبیب تھے۔ انہوں نے عورتوں کے امراض پر خاص تحقیقات کی۔ مشاہدات اور تجربات کے بعد نتائج کو نوٹ کرتے گئے۔ اس ریکارڈ کے خاص مضامین یہ تھے۔ حمل کا قیام۔ جنین اور اس کی حفاظت زچہ و بچہ اور دایہ گری۔ جہاں تک دایہ گری کا تعلق ہے اس وقت بھی یہ ایک اہم پیشہ تھا۔ دایوں کو تعلیم و تربیت دی جاتی تھی اور پھر شفا خانوں میں کام کرتی تھیں۔ اسلام میں دایہ گری کا ثبوت مناسب صورت حال کے ساتھ بوقت ضرورت، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور مبارک کی جنگوں کے حوالوں سے ملتا ہے۔ صحابیات کرام رضی اللہ عنہن زخمیوں کیلئے پٹیاں باندھتیں، دوائیاں دیتیں اور ان کی مناسب دیکھ بھال کرتیں تھیں۔

عریب کی علم طب میں تین خاص کتابیں ہیں جنہیں بڑی اہمیت حاصل ہے یہ تینوں کتابیں سب سے پہلی تصانیف کہی جاتی ہیں۔ عریب ایک عظیم طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر نباتیات (Botanist) بھی تھے۔ پودوں اور جڑی بوٹیوں سے متعلق انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں اپنے تجربات تحریر کیے۔ ان کا شمار بڑے مورخین میں بھی ہوتا ہے۔

محمد بن احمد خوارزمی کا شمار دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے ایک مستند اور جامع کتاب لکھی جس میں دنیا کے اکثر علوم و فنون پر سیر بحث کی گئی ہے اور اس کتاب کا نام مفتاح العلوم ہے۔ کتاب کافی ضخیم ہے اور اس میں اس وقت مروج دنیا کے تمام علوم و فنون سے متعلق بنیادی معلومات موجود ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں مختلف موضوعات کو حروف ابجد کے حساب سے ترتیب دیا۔ اس طرح کا اصول موجودہ انسائیکلو پیڈیا میں برتا جاتا ہے۔ اسے مطلوبہ چیز ڈھونڈنے میں بڑی آسانی رہتی ہے۔ اس طرح محمد بن احمد خوارزمی انسائیکلو پیڈیا کے موجد ہیں۔

اس انسائیکلو پیڈیا کے اندر خاص خاص مضامین مثلاً کیمیا، طب، ہیئت، ریاضی وغیرہ وغیرہ مضامین پر تفصیلی بحث ہے۔ جہاں تک بعض لوگوں کے خیال کا تعلق ہے کہ وہ سمجھتے ہیں انسائیکلو پیڈیا اہل مغرب کی بڑی اہم ایجاد ہے بالکل بے بنیاد اور قطعاً غلط ہے بلکہ صدیوں پہلے محمد بن احمد خوارزمی نے ایجاد کیا اور وہی اس کے موجد ہیں۔

حکیم ابو محمد العدلی القاینی 377 ھ - 995ء

القاینی کو علم فلکیات سے بڑی گہری دلچسپی تھی۔ ساتھ ہی وہ انجینئرنگ کے بھی ماہر تھے۔ علم مساحت جو کہ ریاضی کی ایک شاخ ہے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ محمد بن جابر جرائی القاینی کے ہم عصروں میں سے تھے۔ محمد بن جابر جرائی نے ایک رصد گاہ تعمیر کی تھی۔ القاینی نے اسی رصد گاہ میں اعلیٰ قسم کے آلات نصب کیے تھے۔ انہوں نے اپنی کادشوں سے کافی تجربات کیے اور یہ معلوم کیا کہ اجرام فلکی کا صحیح صحیح درمیانی فاصلہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے علم اور مہارت کی بنیاد پر ایک مکمل تاریخ بھی تیار کی۔ حکیم القاینی کو علم ریاضی میں بھی مہارت حاصل تھی۔ علم مساحت میں انہوں نے ایک مستند اور ضخیم کتاب تحریر کی جو اس فن میں دنیا میں پہلی کتاب تسلیم کی گئی۔

عمار موصلی ایک اچھے اور مشہور و معروف طبیب حاذق امراض چشم کے ماہر اور سائنسدان تھے۔ علم طب سے انہیں ابتداء ہی سے گہرا لگاؤ تھا۔ انہوں نے آنکھ اور اس کے امراض سے متعلق گہری تحقیقات کیں اور اسی کام میں اپنی زندگی کا زیادہ حصہ صرف کیا۔ چنانچہ امراض چشم کے سلسلے میں ایک نیا طریقہ دریافت کر لیا اور کامیاب بھی ہو گئے اور یہ طریقہ آپریشن کا تھا۔ اسی لئے عمار موصلی آنکھوں کا سرجن کہلاتا ہے۔

امراض چشم میں موتیا بند ایک عام مرض ہے جس میں آنکھوں کی پتلی پر ایک باریک سا جال آجاتا ہے موتیا کیلئے آپریشن کا طریقہ اسی مشہور ماہر چشم کا ایجاد کردہ ہے۔ انہوں نے آپریشن کیلئے ایک خاص نازک آلہ بھی ایجاد کیا تھا اور انہوں نے آپریشن کے اصول و قواعد طریقے اور حفظ مانتقدم کے ضابطے بھی بیان کر دیے اور ان تمام چیزوں کو واضح کرتے ہوئے ایک کتاب بھی مرتب کی جس کا نام علاج العین رکھ دیا۔ یہ ایک ضخیم اور مقبول کتاب تھی۔ مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہوئے جسے اس کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مسلم بن مجریطی 392 ھ - 1007ء

علم ریاضی، علم ہیئت، علم حیوانیات میں مجریطی بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ علم ریاضی میں بھی انہیں کمال حاصل تھا۔ انہوں نے علم ریاضی میں ایک نیا راستہ یعنی حساب تجارت (Commercial Arithmetic) پر خصوصی توجہ دی اور اس میں حساب کتاب کے بنیادی اصول و قواعد بیان کیے۔

اس قدیم دور کے اندر مسلمان دنیا کی تجارت میں حاوی تھے۔ مسلمانوں کے تجارتی جہاز اور قافلے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کرتے رہتے تھے۔ دوسری کوئی قوم اس دوران تجارتی میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ کیوں نہ سرور کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاندانی اور پسندیدہ مشغلہ اور سنت ہے اور جو قوم ایمان داری سے تجارت کرنے میں کامیاب ہوتی ہے وہی قوم زندگی کے ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوتی ہے۔ کاش کہ آج کے مسلمان بھی اس پیشے کو مقدس پیشہ سمجھ کر اپناتے نہ کہ ذخیرہ اندوزی اور چوری بازاری اور دھوکہ دہی کی غرض سے۔

الغرض انہوں نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جس کا نام المعاملات رکھا۔ یورپ نے بھی اس کتاب کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا اور اس سے استفادہ کیا۔ انہوں نے علم حیوانیات پر بھی کافی گہری تحقیق کی۔ حیوانیات کی قسمیں ان کے عادات و اطوار ان کی خصوصیات الغرض تمام تفصیلات کے ساتھ ایک دوسری کتاب مرتب کی اور اس کتاب کا بھی اہل یورپ نے پاتے ہی ترجمہ کر لیا۔ اس کتاب کا نام حیوانات کی نسل رکھا۔

تیسری بڑی کتاب علم کیمیا پر لکھی اور یہ کتاب علم کیمیا میں بڑی کارآمد سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ اہل اندلس نے کر لیا اور دوسرے لوگوں نے بھی اس سے استفادہ کر لیا۔ اس کتاب کا نام قایہ الحکم رکھ دیا۔

ابن عباس زہراوی نے علم العلاج میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کافی تحقیقات اور غور و فکر کے بعد علاج کے دو طریقے ایجاد کیے ان میں سے ایک علاج دوا کے ذریعے اور دوسرا علاج آپریشن کے ذریعے۔

آپریشن کے ذریعے علاج کے طریقے کو ایک باقاعدہ فن کا مقام حاصل ہوا۔ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ کس کس مرض میں آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک تقریباً تمام امراض انہوں نے بیان کیے۔ مثلاً غدد و کا بڑھ جانا، آنکھوں میں موتیا کا آ جانا، پھوڑے پھنسیاں، بد گوشت وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے آپریشن کے تمام تجربات کو کتابی شکل میں ترتیب بھی دیا جس سے بعد کے ڈاکٹروں (سرجنوں) کو بہت فائدہ ہوا اور مسلم اطباء نے سرجری کے میدان میں بہت ترقی کی۔ انہوں نے آپریشن کیلئے مختلف کار آمد اور نازک آلات بھی ایجاد کیے۔ ان آلات سے علم جراحی کو مزید فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک سو سے کچھ زیادہ آلات پیش کیے ہیں اور یہ آلات آج بھی مستعمل ہیں۔

زہراوی نے کینسر پر بھی کافی گہری تحقیق کی اور مرض کینسر کے پھوڑے کو چھیڑنے سے سختی سے منع فرمایا چونکہ وہ مزید خطرناک بن جاتا ہے اور اس کے جراثیم پھیلنے کا خطرہ زیادہ ہے۔ انہوں نے ہڈیوں کو کاٹنے کا طریقہ بھی ایجاد کیا اور مریض کو آپریشن کیلئے تیار کرنے، بے ہوش کرنے والی دواؤں کا مناسب استعمال اور کون کون سے ضروری آلات استعمال کرنا چاہئیں سب پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی جس کا نام تشریف ہے۔ یہ ایک مکمل اور مستند اور ضخیم کتاب ہے۔ بڑے بڑے ماہرین سرجن اس کتاب سے استفادہ کرتے ہیں۔

علی بن عبد الرحمن یونس صوفی ایک عالی دماغ سائنسدان تھے۔ علم ہیئت میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے مطالعہ افلاک میں گہری دلچسپی سے کام لیا ہے اور ان کی اکثر حیرت انگیز دریافتیں سچی ثابت ہوئی ہیں۔ جدید سائنسدانوں نے بھی تسلیم کر کے انہیں آفرین کہا۔ ان کی ایک دریافت انحراف دائرة البروج کا اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے اپنی تحقیق اور مشاہدے سے انحراف دائرة البروج ۲۳ درجے ۳۵ منٹ نکالی جو آج کی دریافت کے عین موافق ہے۔ انہوں نے دوسری بات جو تحقیق کی وہ یہ ہے کہ اوج شمس (Sun's Apogee) کا طول فلکی ۸۶ درجے اور ۱۰ منٹ ہے اور یہ دریافت موجودہ تحقیقات کے عین مطابق ہے۔

ان کی تیسری اہم دریافت استقبال اعتدالین کی صحیح صحیح قیمت معلوم کرنا ہے۔ انہوں نے استقبال اعتدالین ۵۱،۲ سیکنڈ (ثانیہ) سالانہ دریافت کیا۔ اگرچہ استقبال اعتدالین کا مسئلہ کہیں کہیں بہت ہی نازک ہے لیکن یونس صوفی نے اس مشکل ترین مسئلے کو بھی بطریق احسن حل کر دیا۔ موجودہ تحقیق اور اس تحقیق میں قدرے فرق ہے لیکن کوئی زیادہ تفاوت نہیں پایا جاتا۔

انہوں نے زمین کی گردش ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس طرح بعض دوسرے سائنسدانوں نے کی ہے مگر اس سلسلے میں ہمارا موقف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اٹھارویں انیسویں صدی عیسوی کے سائنسدان ہیں کے موافق ہے۔ کیوں نہ ہو کہ قرآنی دلائل محکم ہے اور یہ سائنس کے نظریات بدلتے رہتے ہیں لیکن جس نے بھی گردش زمین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے قرآن پاک کی مخالفت کی ہو ممکن ہے انہوں نے ان آیات کو اسی طرح سمجھا ہے ورنہ اگر کوئی خدا نخواستہ قرآن پاک کے بارے میں یہ کہہ کر قرآن پاک کا نظریہ ہم نہیں مانتے اور پھر اپنے نظریات کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرے تو پھر یقیناً وہ خارج از اسلام ہوگا۔ لیکن ابھی تک کسی مسلمان سائنسدان نے ایسا نہیں کیا اس لئے ہمیں حسن ظن سے کام لینا چاہئے۔

ابوالوفا محمد بن احمد نور جانی ایک بہت بڑے ریاضی دان تھے۔ انہوں نے الجبرا اور جیومیٹری میں کافی تحقیقات کے بعد بہت سارے نئے نئے مسائل اور قواعد دریافت کیے جو اس سے پہلے معلوم نہ تھے۔ قدیم زمانے میں علم ہندسہ میں دائرے میں مختلف ضلعوں کی منتظم کثیر الاضلاع بنانے کے مسائل ریاضی دانوں میں مقبول تھے۔ ان کثیر الاضلاع جس سے چھ آٹھ پانچ اور دس ضلعوں کی شکلیں تو بنائی جاسکتی ہیں لیکن سات ضلعوں کی شکلیں جس کو علم ریاضی میں منتظم مسبع کہتے ہیں۔ ہر ضلع کے دونوں نقاط مرکز پر $\frac{360}{7}$ درجے کا زاویہ بناتے ہیں جس کا پرکار سے بنانا ناممکن ہے۔ اس لئے ماہرین جیومیٹری کے نزدیک منتظم مسبع بنانا ایک ناقابل حل مسئلہ بن چکا تھا۔ احمد نور جانی نے نہ صرف اس مشکل کو حل کر دیا بلکہ اس مسئلے کو زیادہ واضح اور صاف بنادیا کہ کوئی مشکل ہی باقی نہ رہے۔ یہ ہے ان کی ریاضی پر مہارت۔

انہوں نے علم ہیئت میں بھی مہارت حاصل کی تھی۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ سورج میں کشش ہے اور چاند گردش کرتا ہے۔ ان کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ زاویوں کے جیب (Sine) معلوم کرنے کا ایک نیا کلیہ دریافت کیا۔ اس کے تحت ایک درجے سے ۹۰ درجے کے تمام زاویوں کے جیب کی صحیح صحیح قیمتیں آٹھ درجے اشاریہ تک نکالیں جبکہ اس سے پہلے اتنے درجے تک قیمتیں نہیں نکالی جاسکتی تھیں۔

ابن الہیشم ریاضی کے ماہر ہونے کے ساتھ علم طبیعیات علم الہی اور ایک بہت بڑے ماہر انجینئر بھی تھے۔ انجینئرنگ میں جو اس نے اسوان بند کا منصوبہ بنایا تھا وہ ان کے جدت پسند دماغ کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔ ان کی مہارت کو دنیا نے تسلیم کر لیا۔ یہ ان کی بہت بڑی ایجاد ہے مصر چونکہ ایک زرعی ملک اور اس کی پیداوار دریا ہی کی برکت سے ہے۔ اسی لئے مصر کو دریائے نیل کا تحفہ بھی کہتے ہیں۔ اسی دریا کے پانی سے مصر کی زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے لیکن بعض اوقات سیلاب آ جاتا ہے یا قحط پڑ جاتا ہے تو فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ جدت پسند اور حوصلہ مند ابن الہیشم نے بغداد شریف میں بیٹھ کر پورے مصر کا معائنہ کئے بغیر اسوان بند کا منصوبہ بنایا اور بعد میں اس منصوبے کو عملی جاما پہنایا گیا۔ جس سے بہت فائدہ ہوا۔

ابن الہیشم نے آنکھ کی بناوٹ اس کی روشنی اور نور کو اپنی تحقیقات اور غور و فکر کا مرکز بنایا۔ انہوں نے آنکھ کی بناوٹ نور اور روشنی کے متعلق تجربات و مشاہدات کیے اور اپنے تمام تجربات مشاہدات اور جملہ معلومات کو ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا جس کا نام کتاب المناظر ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر حسن ابن الہیشم کا شاہکار اور علم طبیعیات کی اہم شاخ روشنی پر دنیا کی پہلی اور مستند جامع کتاب ہے۔

ابن الہیشم کی دیگر تحقیقات

۱..... ابن الہیشم روشنی کو توانائی کی ایک قسم قرار دیتا ہے جو حرارتی توانائی کے مشابہ ہے۔
۱..... ابن الہیشم کا کہنا ہے کہ جسم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نور افشاں جسم اور بے نور جسم نور۔ افشاں سے مراد خود روشنی دینے والا جسم ہے جیسے سورج یا چراغ وغیرہ۔ بے نور جسم سے مراد جس کی اپنی کوئی روشنی نہ ہو بلکہ اس پر روشنی پڑتی رہے۔
بے نور جسم کی بھی تین قسمیں بیان کی ہیں:-

- ☆ شفاف جسم میں روشنی آ رہا گزر جاتی ہے جیسے ہوا، صاف پانی شیشہ وغیرہ۔
- ☆ نیم شفاف جسم جس میں روشنی صاف نہ گزرے بلکہ مدہم پڑ جائے اور اس طرف کی اشیاء واضح نظر نہ آئیں جیسے نہایت باریک کپڑا، گڑے ہوئے شیشے وغیرہ۔
- ☆ غیر شفاف جسم جس میں سے روشنی بالکل نہ گزر سکے اور دوسری طرف کی اشیاء بالکل نظر نہ آئیں۔ جس میں اوّل الذکر دونوں کے علاوہ تمام اشیاء شامل ہیں۔

☆ ابن الہیشم کا کہنا ہے کہ روشنی نور ہے جو سیدھی بخط مستقیم سفر کرتی ہے۔ وہ ذریعے اور سہارے ڈھونڈے بغیر بے سہارہ سفر کرتی ہے۔

☆ ابن الہیشم نے اس بارے میں بھی تحقیقات کی ہیں کہ ہم کیسے دیکھتے ہیں۔ ہمیں چیزیں کیوں نظر آتی ہیں۔ ابن الہیشم کی اس طرح کافی تحقیقات ہیں جسے آج بھی نئے تحقیقات کے تحت درست تسلیم کیا گیا ہے۔

احمد بن محمد سجستانی ایک بہت بڑے ماہر ریاضی اور سائنسدان تھے۔ علم ریاضی میں ان کا ایک بڑا کارنامہ وہ یہ کہ ریاضی کے وسیع تر فن میں علم ہندسہ کی ایک شاخ میں قطع مخروطی کے طریقے کو دریافت کیا اس سے مزید کئی مسائل حل کیے۔ مخروطی اس شے کو کہتے ہیں جو نیچے سے زیادہ گول اور چورس ہو مگر اوپر جاتے ہوئے اس کی گولائی کم ہوتی جاتی ہے جیسے گاجر کی شکل ہوتی ہے۔ ان کا یہ بہت بڑا کمال ہے جسے لوگ ناممکن سمجھتے تھے بڑی آسانی سے حل کر دیا اور زاویے کی ہندسوں تشلیط یعنی جیومیٹری کے ذریعے اس کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کیا۔ تقسیم کرنے میں قطعات مخروطی کے ذریعے وہ کامیاب ہو گیا۔

پرانے زمانے کے سائنسدان کسی زاویے کی تنصیف بآسانی کر لیتے تھے چار حصوں میں بھی تقسیم کر سکتے تھے لیکن زاویے کو جو جیومیٹری کے عام طریقوں سے تین حصوں میں تقسیم کرنا وہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سمجھے بیٹھے تھے لیکن سجستانی نے اس مسئلے کو بڑی آسانی سے حل کر دیا۔

علی احمد نسوی 440 ھ - 1030ء

ان کی تاریخ سے یہی پتا چلتا ہے کہ نسائی پیدا ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور پھر بعد میں رے میں چلے آئے اور یہیں پر انہوں نے اپنی بقیہ پوری زندگی گزاری۔

ان کی چند ایجادات درج ذیل ہیں

۱..... جذر اور جذر المعکب کے طریقے دریافت کئے۔ انہوں نے جذ اور جذر المعکب نکالنے کے وہ طریقے معلوم کیے جو اب تک کسی نے معلوم نہیں کیا تھا۔ آج بھی ان کا رائج کردہ وہ طریقہ مستعمل ہے حالانکہ سینکڑوں سال گزر چکے ہیں۔

۱..... حساب ستین کی ایجاد اور اعشاریہ:۔ ستین عربی میں ساٹھ کو کہتے ہیں یہاں پر بحیثیت مفعول حال نصی میں ہے ورنہ حالت فاعلی یعنی رفعی میں ستون ہوتا ہے۔

انہوں نے حساب ستین اور حساب اعشاریہ میں مطابقت پیدا کی۔

۱..... وقت کی تقسیم اور اس کا پیمانہ ایجاد کرنا۔ وقت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں ان کو دعائیں دینی چاہئیں کہ ان کی وقت کی تقسیم اور اس کیلئے پیمانے کی دریافت نے آج سائنس کو کس قدر ترقی دی۔

اس طریقے میں یہ خوبی تھی کہ قدیم اور جدید دونوں میں مطابقت تھی۔ احمد نسوی وقت کی ایک ساعت یا زاویے کے ایک درجے کو ساٹھ پر تقسیم کرتا ہے اور اس ساٹھویں حصے کو وہ دقیقہ یعنی منٹ کہتا ہے۔ نسوی اس دقیقہ کو بھی دوبارہ تقسیم کرتا ہے۔ اس ساٹھویں حصے کا ساٹھواں حصہ سیکنڈ بنتا ہے اور یہی وقت کا پیمانہ بنا۔

محمد بن عیسیٰ امراض چشم کے ماہر تھے۔ ابن عیسیٰ نے اجزائے جسم میں سے صرف آنکھ کو منتخب کیا اور جسم کے اس قیمتی جوہر پر گہری تحقیق کی اور اپنے تجربات، مشاہدات اور دیگر معلومات پر مشتمل ایک ضخیم اور مستند کتاب تحریر فرمائی جس کا نام تذکرۃ الکحلین رکھا۔ تذکرۃ الکحلین میں آنکھ کے متعلق تمام تفصیلات موجود ہیں گویا کہ آنکھ کی انسائیکلو پیڈیا ہے اس کی تین بڑی جلدیں ہیں۔ اس کتاب کی پہلی جلد آنکھ کے حصوں کی مفصل تشریح اور منافع اعضاء اور اس کے فوائد بھی بیان کیے ہیں جس کو انگریزی میں اناٹومی اور فزیالوجی (Anatomy and Physiology) کہتے ہیں۔ اس ماہر سرجن نے آنکھ کی بناوٹ پتلی حصے روشنی غرضیکہ تمام امور پر بحث کی ہے۔

دوسری جلد میں آنکھ کی ظاہری بیماریوں کا علاج ہے اور اس کی علامات تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں اور ہر ایک کی دوا کی بھی تفصیل اس میں موجود ہے۔ اس کتاب کی تیسری اور آخری جلد میں آنکھ کے ان پوشیدہ امراض کو تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں جو آنکھ کے اندرونی حصے میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے آنکھ کو کم و بیش نقصان پہنچتا ہے یا آئندہ کبھی پہنچ سکتا ہے لیکن بظاہر کوئی خرابی دیکھنے میں نظر نہیں آتی ہے۔

یورپ میں بھی آنکھ کے سلسلے میں یہ کتاب معیاری اور اصول تسلیم کی گئی۔ اس کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان میں وسطیٰ میں ہوا اور یورپ کے ڈاکٹروں نے اس کتاب سے استفادہ کیا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ۱۹۰۳ء میں ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ دور جدید کے سائنسدانوں نے اس کا مطالعہ بغور کرنے کے بعد اس کی اہمیت اور افادیت کو سمجھا۔ بعد میں ۱۹۰۴ء میں جرمنی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کیا گیا۔

محمد بن مسکویہ ایک عظیم مفکر و مدبرانسان تھے۔ ان کی قوت مشاہدہ بڑی مضبوط تھی۔ انہوں نے موجودات عالم کو نئے زاویے سے دیکھا اور ان پر سائنسی انداز سے بحث کی۔ وہ سب سے پہلے مفکر ہیں جنہوں نے زندگی کے ارتقا کا انوکھا نظریہ پیش کیا اور ایک نئے پہلو سے روشنی ڈالی۔ اس مسئلے میں وہ فارابی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

انہوں نے علم الاخلاق میں اپنے نظریات مرتب کر کے تہذیب الاخلاق میں جمع کر دیا۔ یہ کتاب شہریت اور فن اخلاق میں دنیا کی پہلی مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ یعنی کلام العباد میں سے ورنہ تو کلام الہی تمام موضوعات مستند کا ذخیرہ ہے۔ انہوں نے اپنے ماضی سے سبق حاصل کرتے ہوئے دوسروں کو وصیت نامے لکھ دیئے ان کا وصیت نامہ مشہور ہے۔ ان مسکویہ نے اپنے اس وصیت نامے کو اہمیت دی ہے اس لئے کہ اس میں دوسروں کو ان کی زندگی میں ایک بہت ہی بڑا سبق ہے جو نہ سمجھے اور اپنی جوانی اور زندگی دنیا پرستی ہی میں گزارے اس کا کوئی علاج نہیں۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

ابن مسکویہ کو ایرانی ادب و اخلاق سے بڑی دلچسپی تھی۔ ابن مسکویہ نے ذات باری تعالیٰ کا وجود انسان اور انبیاء کرام دنیا کی تنظیم و تدبیر اور روحانی عالم، زندگی کی ابتداء اور ارتقاء حیوانی زندگی کی ارتقاء، تخلیق انسانیت کی غرض و غایت اور انسان کے اجزائے ترکیبی جیسے اہم موضوعات پر فلسفیانہ بحث کی ہے۔

شیخ حسن بوعلی سینا اپنے وقت کے بہت بڑے مفکر مدبر اور سائنسدان تھے۔ ان کی زندگی میں نشیب و فراز نظر آتے ہیں کبھی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہیں تو کبھی جنگلوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

شیخ حسین عبد بن علی سینا نے یہ ثابت کیا کہ روشنی کے ذرات نور افشاں جسم سے نکلتے ہیں۔ اس لئے کہ روشنی کی ایک واضح رفتار ہوتی ہے۔ اس لئے شیخ سب سے پہلا سائنسدان ہے جس نے روشنی کی رفتار کو ثابت کیا اور رفتار کا نظریہ پیش کیا۔

دور نیز پیمانے کو بھی شیخ حسین عبد بن علی سینا نے ایجاد کیا۔ علم ریاضی میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ علم مساحت میں وہ ایسے نظریات جانتا تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی صحت کے ساتھ ناپ لے۔ اس لئے شیخ کو دور نیز جیسے نازک آلے کا موجد تسلیم کیا گیا۔

کیمیا گری اور شیخ

کیمیا کے بارے میں شیخ کے نظریات اپنے متقدمین اور معاصرین سائنسدانوں سے الگ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چاندی، پارہ، تانبہ یا کسی اور دھات کو کیمیاوی عمل سے سونے میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا جو یہ دعویٰ کرے وہ کاذب ہیں۔ ہاں اپنی کوششوں سے سونے کی مثل کوئی اور چیز بنا سکتے ہیں مگر سونا نہیں بنا سکتے۔

علم تشریح الاعضاء، منافع الاعضاء اور شیخ

فن طب میں شیخ وقت کے امام تصور کیے جاتے تھے چونکہ تشریح الاعضاء علم العلاج اور منافع الاعضاء میں اس کی دریافتیں آج بھی قابل اطلاق ہیں۔ اس موضوع پر انہوں نے الشفاء کتاب لکھی اور دوسری ایک کتاب القانون ہے جو کہ اس موضوع پر ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس کی کئی جلدیں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی شیخ کی قابل قدر خدمات ہیں۔

البیرونی دنیا کے پہلے مبصر ہیں جنہوں نے ہندوستانی علوم فنون کو دنیا میں متعارف کرایا۔ وہ خوارزم کے قریب ایک دیہات غزنی میں 9۷۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰۴۹ء میں ان کا انتقال ہوا۔ البیرونی ایک عالی دماغ غیر ہندوستانی شخص ہے جس نے سنسکرت زبان سیکھی اور اہل ہند کے مذہب روایات اور ان کے فلسفے کا خود خوب مطالعہ کیا۔

ابو ریحان نے (البیرونی) علم ہیئت اور ریاضی پر ایک بہترین کتاب لکھی تھی جس کا نام تفہیم ہے۔ اس علمی کتاب میں سوال و جواب علم ریاضی اور ہیئت کو سمجھایا گیا ہے اس ضمن میں یہ ایک مستند اور بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔

یہ کتاب البیرونی نے ایک ہم وطن خاتون ریحانہ بنت حسن کیلئے لکھی تھی۔ اس لئے البیرونی ابو ریحان کے نام سے مشہور ہوئے۔ دوسری اہم کتاب البیرونی نے کتاب قانون مسعودی لکھی ہے۔ اس کتاب میں البیرونی نے علم ریاضی کے بعض اہم ترین مسائل حل کیے۔ انہوں نے ٹرگنومیٹری سے بحث کی ہے۔

عرض البلد اور طول البلد کی دریافت

البیرونی نے قانون مسعود میں دنیا کے مختلف شہروں کے درمیان طول البلد کا فرق دریافت کرنے کے اصول دریافت کیے۔ ان قاعدوں میں کروی ٹرگنومیٹری کے بعض مسائل کا اطلاق کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے چند شہروں کا طول البلد بھی بتایا ہے۔

البیرونی نے زمین کے محیط اور قطر کی پیمائش کی ہے جب کہ اس سے پہلے مامون الرشید کے زمانے میں سائنسدانوں میں زمین کے محیط کو قطب تارے کے ذریعے معلوم کیا اور (۲۵۰۰۹) میل بتایا۔

البیرونی اور دھاتوں کی کثافت اضافی معلوم کرنا

البیرونی چونکہ بہت ہی عظیم ماہر ریاضی تھے۔ انہوں نے اپنی ذہانت اور قابلیت سے صحیح فائدہ اٹھایا اور علمی تجربات کے میدان میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے تجربات سے اٹھارہ مختلف قسم کی دھاتوں اور غیر دھاتوں کی کثافت اضافی کی نہایت صحیح پیمائش کی اور نتیجے کو درج کیا۔ انہوں نے اپنے تقریباً اکٹھ تجربات کو اپنے ایک کتابچے میں ترتیب دیا۔ اس طرح دھاتوں کی کثافت اضافی دریافت کرنے کے طریقے کے موجد البیرونی ہیں۔

اہل یورپ اور البیرونی کی کتابیں

یورپ کے بڑے بڑے مفکرین نے البیرونی کی علمی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ البیرونی کی شہرہ آفاق تصنیف آثار الیاقیہ ہی میں مقام لپہرنگ میں ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی اور یہ کتاب عربی میں تھی اور پھر جلد ہی اس کتاب کا انگریزی میں لندن میں ترجمہ ہوا جسے بہت سراہا گیا۔

البیرونی کی دوسری اہم کتاب کتاب الہند اصل عربی کتاب لپہرنگ سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی اور اسی سال انگریزی میں اس کا ترجمہ لندن میں شائع کیا گیا۔ قانون مسعودی اصل عربی میں دائرۃ المعارف حیدرآباد نے شائع کیا۔ اس کے بعض اجزاء کا ترجمہ بھی یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

ابو حاتم مظفر اسفرازی

ابو حاتم مظفر اسفرازی علم ریاضی اور ہیئت کے بہت بڑے ماہر تھے اس میدان میں انہوں نے تحقیق کرتے کرتے کئی دریافتیں کیں عمر خیام نامی علم ہیئت اور ریاضی کے ماہر نے ایک رصد گاہ اصفہان میں قائم کرائی تھی اس رصد گاہ کی نگرانی میں اس زمانے کے معروف بڑے بڑے سائنسدان تھے اور ان میں اسفرازی صاحب بھی شامل تھے۔ چونکہ یہ ایک اچھے صنّاع بھی تھے۔

مظفر اسفرازی اور ترازو کی ایجاد

چونکہ وہ ایک جدت پسند دماغ کے مالک تھے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ اور نازک ترازو ایک عجیب انداز سے تیار کی تھی۔ اس ترازو کی یہ خاص خوبی تھی اس کے ذریعے سونا اور چاندی کے زیورات میں ملاوٹ کا واضح فرق نظر آتا تھا اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ اگر ملاوٹ ہے تو کتنی مقدار میں ہے۔

کثافت اضافی اور ابو حاتم اسفرازی

اس کیلئے دو تجربات لازم ہیں:-

(۱) اس شے کا عام وزن صحیح معلوم ہو جائے۔

(۲) اس شے کا وزن پانی کے اندر صحت کے ساتھ دریافت کیا جائے اور پانی میں اس کے وزن کی ٹھیک ٹھیک کمی نکالی جائے۔

دھاتوں میں ملاوٹ کا چارٹ اور اسفرازی

انہوں نے کئی تجربات کر کے سونے میں چاندی کی ملاوٹ کے بہت سے چارٹ تیار کیے۔ یہ اس مہارت کا کمال تھا۔ انہوں نے سونے میں اور چاندی میں ملاوٹ کے سلسلے میں دھاتوں کے چارٹ بڑی محنت سے تیار کیے تھے۔ یہ ایک بہت بڑا محنت طلب اور صبر آزما کام تھا جو اسفرازی نے کئی سال لگا کر مکمل کر لیا۔ اس چارٹ اور ترازو کی ایجاد نے صنعتی اور تجارتی مراکز میں بڑی سہولت پیدا کی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام حکمائے اسلام میں اس لئے اعلیٰ و ارفع ہے کہ انہوں نے اپنے عہد کے جملہ علوم و فنون کا مطالعہ کیا اور اسلامی نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے غور و فکر کر کے بعد ان علوم پر تنقید کی اور غلطیاں نکالیں فلسفیانہ نظر سے ان علوم کو جانچا عقل کی کسوٹی میں ان علوم کو پرکھا اور سائنسی انداز میں تجربات و مشاہدات کے بعد اپنی مستحکم رائے کی قائم کی۔ اصول و قواعد کے ساتھ اسلامی نظریات پیش کئے۔

امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم دین کے مجدد و مبصر شریعت کے مفسر، دینی قوانین و مسائل پر مجتہدانہ رائے قائم کرنے والے علم الاخلاق اور روحانیت پر فلسفیانہ انداز سے بحث کرنے والے تھے۔ انہوں نے تصوف و معارف کی حقیقت، انسانی زندگی کے حقیقی مقصد کو بہت اچھے انداز میں بیان کیا۔ وہ ایک بہت بڑے جدید فلسفہ اخلاق کے موجد اور محقق اسلامی ثقافت و معاشرت کے نکتہ داں تعلیم و تربیت کے بہت بڑے ماہر و باکمال انسان تھے۔

علم النفسیات (Psychology) میں امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات و تحقیقات قابل قدر ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے ماہر نفسیات تھے۔ انہوں نے انسانی سیرت کے چار اجزاء یعنی قوت علیمہ، قوت غصیہ قوت شہوانیہ اور قوت عدلیہ بیان کیا۔ اس کی تفصیل بھی کی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شجاعت کے بھی مختلف درجات بیان فرمائے ہیں۔ انہوں نے یونانی فلسفے کے رد پر ایک کتاب نہانۃ الفلاسفہ لکھی ہے۔ ان کی مشہور کتاب احیاء العلوم، مکاشفۃ القلوب، کیمیائے سعادت وغیرہ ہیں۔

احیاء العلوم ایک جامع اور مستند کتاب ہے۔ مسلمان مفکرین کے علاوہ غیروں نے بھی اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ ہنری لویٹیس نے تاریخ فلسفہ میں احیاء العلوم کے بارے میں یوں لکھا ہے، یورپ میں جدید فلسفہ اخلاق کا بانی ڈیکارٹ کے زمانے میں اگر احیاء العلوم کا ترجمہ فرنجی زبان میں ہو چکا ہوتا تو ہر شخص یہی کہتا کہ ڈیکارٹ نے احیاء العلوم کے مضامین پجرائے ہیں۔

احیاء العلوم کی یہ خاص بات ہے کہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے، سکے جمادیے حالانکہ عبارت عام فہم اور سادہ ہے پھر فلسفہ و حکمت کے معیار سے گرنے نہیں پائی ہے اور دلچسپی اور چاشنی آخر تک باقی رہتی ہے۔ علم الاخلاق پر بھی امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی بحث کی ہے کہ قدیم و جدید تمام کتابیں اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں۔

ابو الفتح عمر بن ابراہیم خیام

عمر خیام ایک بہت بڑے شاعر تھے۔ علم الفلکیات میں بھی مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے جلالی کلینڈر کو مرتب کیا۔ وہ بارہویں صدی عیسوی کے بہت بڑے ریاضی دان تھے۔ انہوں نے ریاضی، فلکیات اور جیومیٹری پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ انہیں علوم و فنون سے بڑا شغف تھا۔ خیام نے اپنی مہارت کی بناء پر الجبر و مقابلہ میں کئی نئی نئی دریافتیں کی اور اس فن میں اضافہ کیا۔

عمر خیام ایک طبیب حاذق تھے

علم طب میں ان کا بہت بڑا مقام ہے۔ انہیں بہت بڑے بڑے ماہرین نے طبیب حاذق تسلیم کیا ہے۔ اصفہان میں جو عظیم رصد گاہ تعمیر کی گئی تھی۔ اس رصد گاہ میں عمر خیام کے مشوروں سے نہایت عمدہ قسم کے آلات نصب کیے گئے اور جملہ انتظامات عمل میں آئے۔ اس رصد گاہ میں عمر خیام ایک اعلیٰ افسر اور نگران کی حیثیت رکھتے تھے۔ عالی دماغ عمر خیام نے احتیاط اور گہرائی سے اجرام فلکی کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا اور اس میدان میں نئی نئی دریافتیں کیں۔ انہوں نے دن اور رات، طلوع اور غروب، شمسی سال اور قمری سال اور موسم کی بھی تحقیق کی ہے۔

ہیبت اللہ ابوالبرکات بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک نامور طبیب، فلسفی جغرافیہ کے ماہر، علم الارض کے ماہر اور علم اخلاقیات و روحانیت کے ماہر تھے۔ ان کا شمار بغداد کے معروف و مشہور اساتذہ میں ہوتا ہے۔ انہیں علم طب میں بڑی دلچسپی تھی۔ اس زمانے میں یہ عام دستور تھا کہ عوام میں سے وہ لوگ جو طب سے دلچسپی رکھتے تھے وہ قابل اطباء سے طبی معلومات حاصل کرتے اور بعض اوقات مشکل سوالات بھی لے کر آتے تھے لیکن ماہر اطباء تحریری طور پر ان سوالات کا جواب دیتے تھے اور بڑی مسرت محسوس کرتے تھے۔ ابوالبرکات سے بھی اس طرح کے مشکل سوالات کیے جاتے تھے مگر بڑی خوش اسلوبی سے ان کا جواب مرحمت فرماتے تھے۔

ابوالبرکات نے نئے انداز میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں مگر مشہور ترین کتاب **المعتبر** ہے یہ کتاب اپنی ضخامت اور افادیت کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں فلسفیانہ تحقیقات اور علوم و فنون بھرے ہوئے ہیں علماء کے حلقے میں یہ کتاب بڑی مقبول ہے۔ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابوالبرکات وہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے عام انداز سے ہٹ کر ایک جدید طرز تحریر کو جگہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار صلاحیتیں دی تھیں۔

ابوالبرکات بڑے محقق جغرافیہ

ابوالبرکات نے علم جغرافیہ پر خاص توجہ دی اور تحقیقی کام کیا۔ وہ علم جغرافیہ کے بہت بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے کئی نئے نئے نقاط و نظریات پیش کیے۔ قدیم حکماء عناصر کی تعداد چار بتاتے ہیں جبکہ ابوالبرکات ان کے ساتھ برف کا بھی اضافہ کرتے ہیں اور اسے مستقل ایک عنصر سمجھتے ہیں۔

پانی اور مٹی کے بارے میں ابوالبرکات بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ہے کہ مٹی سب سے زیادہ سرد ہے جب کہ دوسرے حکماء نے پانی کو زیادہ سرد مانا ہے۔ عام نظریہ یہ بھی تھا کہ پانی اپنی اصلیت کھو کر ہوا میں تبدیل ہوتا ہے اور ہوا پانی بن سکتی ہے اور پھر کنویں کی مثال دیتے ہیں تو وہاں موجود ہوا پانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ابوالبرکات کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہے تو گرمیوں اور قحط کے موقع پر پانی کم کیوں ہوتا ہے اور بارش ہونے پر بڑھ کیوں جاتا ہے۔ آندھی، طوفان کے بارے میں ان کا نظریہ یہ ہے کہ یہ اشیاء خود محرک ہیں۔ ان کے اندر ہی قوت محرکہ ہے اس لئے یہ خود حرکت کرتی ہیں۔ کسی کے دباؤ سے یہ نہیں چلتیں۔

ابوالبرکات کا نظریہ علم غیب رُسل علیہم السلام

ابوالبرکات فرماتے ہیں کہ پیغمبر کے سامنے غیب نہیں رہتا۔ سب ان کے سامنے ہوتا ہے وہ کسی چیز کے پیدا ہو جانے سے پہلے واقف ہو جاتا ہے بلکہ وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔ پیغمبر کے علم کی کتاب پوری صحیفہ کائنات ہے اور وہ اس دنیا و مافیہا کو قدرت کا صحیفہ یعنی کھلی ہوئی کتاب۔ وہ اپنے دل کی آنکھ سے سب کچھ دیکھتا ہے اور زبان سے پڑھ لیتا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔ پیغمبر کو یہ سب کچھ خالق کائنات سے حاصل ہوتا ہے اور خالق کائنات ہی ان کا استاد و معلم ہے۔ کیوں نہ ہو جب کلام الہی اور احادیث علم غیب رُسل پر شاہد ہیں۔

الادریسی کو علم جغرافیہ سے بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے زمین کی طبعی تحقیق کی، ملکوں کے حالات معلوم کیے اور اس علم کو مرتب کیا۔ اس علم پر نقشے اور نمونے بنائے کتابیں بھی مرتب کیں۔ الادریسی نے اس وقت کے مروج علوم و فنون علم ہیئت فلسفہ سے ہٹ کر علم جغرافیہ پر تحقیق اور دوسرا عملی کام شروع کر دیا۔ انہوں نے زمین کی بناوٹ اور اس حصے معلوم کیے زمین کے طبعی حالات موسم، پیداوار، آب و ہوا ان سب باتوں کی تحقیق کی اور ان موضوعات پر کافی کتابیں لکھیں۔ انہوں نے یہ رائے بھی قائم کی کہ زمین کی شکل گول ہے۔

الادریسی علم جغرافیہ کے بہت ہی عظیم ماہر اور محقق تھے۔ انہوں نے بحری نقشے بھی بنائے۔ علم جغرافیہ میں ان کی ایک مشہور کتاب **نزهة المشتاق فی افراق الافاق** ہے اس کتاب میں انہوں نے اپنے تجربات اور نقشے بھی دیے ہیں۔

ابوالبرکات بڑے محقق جغرافیہ

دنیا کا ماڈل بھی الادریسی کے جدت پسند دماغ نے تیار کیا قیاس اور تجربے کی بنیاد پر دنیا کو گول بتا کر دنیا کا ایک گول ماڈل بھی بنایا جو کہ چاندی کا تھا اس ماڈل میں ممالک بھی دکھائے گئے تھے اور یہ دنیا کا پہلا ماڈل تھا۔

علاء الدین ابو الحسن ابن النفیس القرشی

علم طب میں علم تشریح الاعضاء میں ابن النفیس کا نام دنیا کے ممتاز و معروف ڈاکٹروں میں ہوتا ہے۔ بعد فراغت از تعلیم وہ مصر پہنچے اور قاہرہ میں ایک بڑے ہسپتال میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ امراض چشم پر اس نے بڑی تحقیق و تجربات کیے اور کمال مہارت حاصل کی۔ بحیثیت ایک محقق کے بوعلی سینا کی کتاب القانون پر اچھی بحث کی اور بعض مقامات پر ان سے اختلاف بھی کیا ہے۔ گردش خون (Blood Circulation) تحقیق کرنے والے پہلے شخص ہیں۔ ولیم ہاروی (William Harrey) کو بھی دوران خون کا محقق کہا جاتا ہے لیکن وہ بعد کے دانشور ہیں۔ یورپ کے سائنسدان دوران خون کا محقق William ہی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کیلئے طبی کانگریس کے اجلاس میں اعلان ہونے والا تھا لیکن 10 جون 1957ء کو دنیا کے مشہور خبر رساں ایجنسی (Reuter London) نے یہ تحقیقی خبر دنیا میں پہنچادی کہ دوران خون کے نظریے کو پیش کرنے والے ایک مسلم سائنسدان تھے اور جن کا نام ابن النفیس القرشی تھا اور ان کا آبائی وطن مصر (قاہرہ) تھا۔

ابن الخطیب ایک عظیم شاعر، جغرافیہ دان، مورخ اور فلسفی بھی تھے لیکن وہ ایک طبیب اور محقق کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ انہوں نے مختلف عنوانات پر کثیر تعداد میں کتابیں لکھی ہیں۔ مورخین ان کتابوں کی تعداد ساٹھ تک بتاتے ہیں ان میں سے بھی بیس تک کتابیں محفوظ ہیں۔ ابن الخطیب کی جو کتابیں محفوظ رہیں تھیں ان میں سے ایک کتاب طبی تحقیقات پر ہے۔ ابن الخطیب ایک ادیب، فلسفی، مورخ اور سیاستدان تھے اور ساتھ ہی ایک بہت بڑے طبیب بھی تھے۔

امراض کی تحقیق دریافت کے سلسلے میں انہوں نے بڑا کام کیا۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ بعض امراض ایک دوسرے سے پھیل جاتے ہیں اور بعض نہیں پھیلتے۔ انہوں نے پھیلنے والے امراض کے اسباب و نتائج پر بھی تحقیق کی۔

جراثیم کی دریافت بھی انہوں نے کی۔ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ بیماری ایک دوسرے کو جراثیم کی منتقلی سے پھیلتی ہے۔ یہ جراثیم نہایت باریک کیڑے ہوتے ہیں جو خوردبین کے سوا نظر نہیں آتے اور سانس کے راستے جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر تحقیق مکمل کرنے کے بعد علاج کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جراثیم کی ایسی نئی تحقیق نے فن طب میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور اب تو اور بھی نئی نئی تحقیقات اور دریافتیں ہوتی جا رہی ہیں۔

محمد یونس خان (لندن) سابقہ ایف آر جی ایس

محمد یونس خان آفریدی اگرچہ زیادہ شہرت یافتہ سائنسدان نہیں یہ سابقہ فیلو آف رائل جغرافیہ کل سوسائٹی ان لندن تھے۔ انہیں نے صرف علم جغرافیہ میں مہارت حاصل تھی بلکہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے چند سائنسدانوں کے نظریہ رد حرکت زمین اور دورۂ شمس و قمر والا نظریہ پیش کیا ہے۔ پہلے انہوں نے آٹھ آیات کریمہ سے سورج و چاند کو متحرک ثابت کیا ہے اور پھر نو آیات کریمہ زمین کے سکون کا ثبوت دیا ہے اور آخر میں عقلی دلائل دیتے ہوئے نظام شمسی کا نقشہ بھی دیا ہے۔ مذکورہ رسالے کا نام:-

The New Theory of Solar System

امید ہے کہ ان شاء اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمام سائنسدان اسی نظریے کی طرف لوٹ کر آئیں گے مگر ان کے لوٹ کر آنے سے حقائق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خصوصی تذکرہ

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ان مسلمان سائنسدانوں کی خدمات کا مختصر سا جائزہ پیش کرنے کے بعد اب برصغیر پاک و ہند کے ایک عظیم محقق، مدبر، مفکر، فقیہ اور سائنسدان کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ عظیم ہستی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، امام اہلسنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اور یہ امام اہلسنت یا محدث بریلوی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کو علوم قدیم و جدید، نارمیٹیو سائنس و پوزیٹیو سائنس تمام علوم پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ نے ان علوم پر نگارشات یادگار چھوڑی ہیں۔ محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے خود ان علوم کی تعداد پچپن بتائی ہے۔ ان میں کئی علوم و فنون ایسے ہیں جو آپ نے مختلف ماہرین اساتذہ کرام سے سیکھا اور بعض علم لدنی کہے جاسکتے ہیں اور بعض علوم کے تو آپ خود موجد ہیں جو علوم بغیر کسی محنت کے صرف توفیق الہی سے حاصل ہوئے۔ امام صاحب علیہ الرحمۃ نے خود ان علوم کی نشاندہی فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں:-

علم تکسیر، ہیئت، حساب، ہندسہ، ارثناطقی، جبر و مقابلہ، حساب جہی، لوغارشات، علم التوقیت، زیجات، مثلث کروی و سطح، ہیئت جدیدہ، مربعات، جفر، فلسفہ قدیم جدیدہ، علم زائر چہ وغیرہ۔

علم جدیدہ کی یہ فہرست تو امام علیہ الرحمۃ نے خود پیش کی ہے اور بعد کے مورخین نے اس کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ وہ بہت کم ہے چونکہ امام موصوف نے ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھی ہیں ان میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ علم سائنس کے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ ہم نے علوم جدیدہ کے حوالے سے جو کتب و رسائل اور فقہی مسائل میں جدید علوم کے جزئیات مطالعہ کیے ہیں اس سے مندرج جدید علوم و فنون کی شاخوں کا مزید اضافہ ہوا ہے، اس طرح امام موصوف کے علوم و فنون کی تعداد ستر تک پہنچتی ہے لیکن امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء کراچی میں سابق چیف جسٹس (افغانستان) مولانا مفتی حضرت علامہ نصر اللہ خان مدظلہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علوم کے حوالے سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو صرف ۷۰ تک محدود نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ تو بے شمار علوم کے ماہر تھے۔ اس طرح علوم و فنون کی تعداد جو امام موصوف سے لاریب فیہ منسوب ہیں، وہ درج ذیل ہیں:-

علم طبیعات، علم جہریات، علم کیمیا، علم حیوانیات، علم طب، علم معاشیات، علم الادویہ، علم اقتصادیات، علم شاریات، علم تجارت، علم جغرافیہ، علم سیاسیات، علم الارض، علم اخلاقیات، علم بین الاقوامی امور، علم معدنیات۔

معقولات میں جن علوم و فنون پر امام موصوف نے اپنی قلمی کاوشیں یادگار چھوڑی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:-

| نمبر شمار | کتاب یا رسالے کا نام | علم و فن | زبان |
|-----------|---|----------------|-------|
| ۱ | الصراح الموجز فی تعدیل المرکز | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۲ | جدول برائے جنتری شہت سالہ | ہیئت جدیدہ | فارسی |
| ۳ | قانون رویت اہلہ | ہیئت جدیدہ | اردو |
| ۴ | نزول آیات قرآن سکون آسمان و زمین | ہیئت / فلسفہ | اردو |
| ۵ | فوزمیں در رد حرکت زمین | ہیئت / طبیعیات | اردو |
| ۶ | معین بین بہر دور شمس و سکون زمین (۱۳۳۸ھ) | ہیئت / طبیعیات | اردو |
| ۷ | الکلمۃ المسلمۃ فی الحکمۃ لو بآء فلسفۃ المشتمۃ | ہیئت / طبیعیات | عربی |
| ۸ | حاشیہ اصول طبعی | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۹ | طلوع وغروب کواکب و قمر | ہیئت جدیدہ | اردو |
| ۱۰ | رویت الہلال (۱۳۲۳ھ) | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۱ | بحث المعادلہ فات الدرجۃ الثانیہ | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۲ | حاشیہ کتاب الصور | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۳ | حاشیہ شرح تذکرہ | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۴ | اقرار الانشراح الحقیقۃ الاصاب | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۵ | حاشیہ طیب النفس | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۶ | حاشیہ تصریح | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۷ | جادۃ الطلوع والقمر یلسیا و النجوم والقمر | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۸ | حاشیہ شرح چھمی | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۱۹ | حاشیہ علم ہیئت | ہیئت جدیدہ | عربی |
| ۲۰ | رفع الخلاف فی دقائق الخلاف | ہیئت جدیدہ | عربی |

| | | | |
|-------|--------------|-------------------------------------|----|
| عربی | ہیئت جدیدہ | شرح باکور | ۲۱ |
| فارسی | ریاضی | حاشیہ خزائنہ العلم | ۲۲ |
| فارسی | ریاضی | الجهمل الدائرة فی خطوط الدائرة | ۲۳ |
| فارسی | ریاضی | مستولات السهام | ۲۴ |
| عربی | ریاضی | جدول ریاضی | ۲۵ |
| عربی | ریاضی | الکسری الحشری | ۲۶ |
| فارسی | ریاضی | زاویۃ الاختلاف المنظر | ۲۷ |
| فارسی | ریاضی | عزم البازی فی جوال ریاضی | ۲۸ |
| فارسی | ریاضی | کسور اعشاریہ | ۲۹ |
| فارسی | ہیئت جدیدہ | معدن علوم در سنن ہجری و عیسوی وردی | ۳۰ |
| عربی | ریاضی | اشکال الاقلیدس نسکس اشکال علم ہندسہ | ۳۱ |
| عربی | ریاضی | حاشیہ اصول ہندسہ | ۳۲ |
| عربی | ریاضی | حاشیہ تحریر اقلیدس | ۳۳ |
| عربی | ٹریکونومیٹری | اعالی العصایا فی الاضلاع والزاویا | ۳۴ |
| عربی | علم ہندسہ | المعنی المجلی للمعنی والظلی | ۳۵ |
| عربی | علم تکسیر | اطائب الاکسیر فی علم القلندر | ۳۶ |
| عربی | علم تکسیر | حاشیہ انوار المکنون | ۳۷ |
| عربی | علم تکسیر | ۱۱۵۲ مربعات | ۳۸ |
| عربی | علم تکسیر | بجلی العروس | ۳۹ |
| فارسی | علم تکسیر | رسالہ در علم تکسیر | ۴۰ |

| | | | |
|-------|---------------------------|-----------------------------------|----|
| عربی | علم جفر | المجلد اول الرضویہ للمسائل جفریہ | ۴۱ |
| عربی | علم جفر | الثواب الرضویہ علی الکواکب الدریہ | ۴۲ |
| عربی | علم جفر | الجوایہ الرضویہ للمسائل جعفریہ | ۴۳ |
| فارسی | علم جفر | رسالہ در علم لوگارثم | ۴۴ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ بر جندی | ۴۵ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | ستین ولوگارثم | ۴۶ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ زلالات البرجندی | ۴۷ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ زینج النجانی | ۴۸ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ زینج بہادرخانی | ۴۹ |
| فارسی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ فوائد بہادرخانی | ۵۰ |
| فارسی | علم زیجات / حرکات سیارگان | حاشیہ جامع بہادرخانی | ۵۱ |
| عربی | علم زیجات / حرکات سیارگان | مضر المطالع للتقویم والطالع | ۵۲ |
| عربی | ریاضی / جبر و مقابلہ | حاشیہ قواعد الجلیلیہ | ۵۳ |
| فارسی | ریاضی / جبر و مقابلہ | حل المعادلات لقوی المکیات | ۵۴ |
| فارسی | ریاضی / جبر و مقابلہ | رسالہ جبر و مقابلہ | ۵۵ |
| فارسی | ژگنومیٹری | تلخیص علم مثلث کروی | ۵۶ |
| فارسی | ژگنومیٹری | رسالہ علم مثلث | ۵۷ |
| فارسی | ژگنومیٹری | وجوہ علم زاویا مثلث | ۵۸ |
| عربی | ارثماطیقی | المواہبات فی المربعات | ۵۹ |
| عربی | ارثماطیقی | کتاب الرماث طیقی | ۶۰ |

| | | | |
|-------|-------------------|-----------------------------------|----|
| عربی | ارثماطقی | البدور فی اوج المجذور | ٦١ |
| اردو | علم توقیت | دراعا لکج عن درک وقت الصبح | ٦٢ |
| اردو | علم توقیت | تسهیل التعدیل | ٦٣ |
| عربی | علم توقیت / نجوم | جدول ضرب | ٦٤ |
| عربی | علم توقیت / نجوم | حاشیه جامع (افکار) | ٦٥ |
| عربی | علم توقیت / نجوم | حاشیه زبدة المنتخب | ٦٦ |
| عربی | علم توقیت / نجوم | رویت هلال رمضان | ٦٧ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | تاریخ توقیت | ٦٨ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | البرهان القویم علی العرض والتقویم | ٦٩ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | استنباط الاوقات | ٧٠ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | الانجبالانیق فی طریق التعلیق | ٧١ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | طلوع وغروب نیرین | ٧٢ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | زجاج الاوقات للصوم والصلوة | ٧٣ |
| فارسی | علم توقیت / نجوم | میول الکواکب وتعدیل الايام | ٧٤ |
| فارسی | علم توقیت | جدول اوقات | ٧٥ |
| فارسی | علم توقیت | ترجمہ قواعدناکیل المنک | ٧٦ |
| فارسی | علم نجوم / فلکیات | ازکی ابہانی قوۃ الکلوب وضعہا | ٧٧ |
| فارسی | علم نجوم / فلکیات | استخراج وصول قمر برداس | ٧٨ |
| فارسی | علم نجوم / فلکیات | استخراج تقویمات کواکب | ٧٩ |
| فارسی | علم نجوم / فلکیات | حاشیه حدائق النجوم | ٨٠ |

| | | | |
|-----|---|-------------------------|-------|
| ۸۱ | رسالہ ایعاد قمر | علم نجوم / فلکیات | فارسی |
| ۸۲ | رسالہ در علم مثلث الکروی القائمة الزاویہ | علم ریاضی / ٹرگنومیٹری | فارسی |
| ۸۳ | القواعد الجلیلیہ فی العلم الجبریہ | علم ریاضی / الجبرا | فارسی |
| ۸۴ | کفل الفقہ الفاہم فی احکام قمر طاس الدراہم | علم اقتصادیات / تجارت | فارسی |
| ۸۵ | حسن القیمہ لبيان در القیمہ | علم ارضیات / معدنیات | اردو |
| ۸۶ | سفر السفر عن (الجفر بالجفر) | علم جفر / نجوم / فلکیات | اردو |
| ۸۷ | المعطر السعید علی بنت جنس العمید | علم ارضیات / احجریات | اردو |
| ۸۸ | رجب الساعۃ فی بیاہ لالتوی | علم ریاضیات | اردو |
| ۸۹ | انہر المیر فی الماء المستدیر | علم ریاضیات | اردو |
| ۹۰ | الدقت والبیان لرقۃ والسیلان | علم نور طبیعیات | اردو |
| ۹۱ | النور والنورق لاسفار الماء المطلق | علم نور طبیعیات | اردو |
| ۹۲ | سمع الداء - فیما جودث العجز عن الماء | علم نور طبیعیات | اردو |
| ۹۳ | الجواهر والتوقیت فی علم التوقیت | علم تقویت | عربی |
| ۹۴ | البیان شافعا یفونونمروفا | علم صوتیات | عربی |
| ۹۵ | الجفر الجامع | علم جفر / نجوم فلکیات | عربی |
| ۹۶ | فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم | حیوانیات | اردو |
| ۹۷ | ہفتم (کچہری کا نیلام) بیمہ / کوآپریٹو بینک / کمپنیوں کے حصص / انشورنس | معاشیات | --- |
| ۹۸ | حاشیہ مقدمہ ابن خلدون | علم سیاسیات | عربی |
| ۹۹ | دوام العیش فی الائمہ بن القریش | علم سیاسیات | اردو |
| ۱۰۰ | اعلام الاعلان بان ہندوستان دار السلام | بین الاقوامی تعلقات | عربی |

| | | | |
|-----|---------------------------------------|---------------------|-------|
| ۱۰۱ | تدبیر فلاح نجات واصلاح | بین الاقوامی تعلقات | اردو |
| ۱۰۲ | الاحلی من اسکر یقلبہ سکری و سر | علم کیمیا اطلاقی | فقاوی |
| ۱۰۳ | افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان | علم زراعت | فقاوی |
| ۱۰۴ | المنی والدر لمن عمدنی | تجارت / بنکاری | فقاوی |
| ۱۰۵ | الکشف الشافیہ حکم فو نو گرانیا | علم صوتیات | فقاوی |
| ۱۰۶ | افصح الحکومتہ فی فصح الخصوصہ | معاشیات | فقاوی |
| ۱۰۷ | الکلام الفہیم فی سلاسل الجمع والتقسیم | علم ریاض | عربی |

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا سب سے قیمتی شاہکار قرآن مجید کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ بعنوان **نزل الایمان فی ترجمۃ القرآن** ہے جو کہ امام صاحب نے ۱۳۳۰ھ ۱۱۹۱ء میں مکمل فرمایا۔ یہ ترجمہ قرآن ایک طرف سے فنی اعتبار سے مستند ترجمہ ہے تو ساتھ ہی سائنٹفک ترجمان ہے اور دوسرا اہم شاہکار **فتاویٰ رضویہ** ہے جس کی ۱۲ ضخیم جلدیں ہیں جو ایک ضخیم علمی تحقیقی خزانہ ہے۔ اگرچہ یہ فقہی مسائل کا ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے لیکن یہ منقولات کے ساتھ معقولات کے تمام علوم و فنون پر محیط ہے جو علوم گزشتہ صفحات میں درج کئے گئے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ اگرچہ طہارت کے جملہ مسائل پر مشتمل ہے لیکن ضمناً اس میں علوم عقلیہ کے بیش بہا خزانے بھی موجود ہیں مثلاً:-
 پانی کا رنگ ہے یا نہیں..... پانی کا رنگ کیسا ہے..... موتی شیشہ بلور سپنے سے خوب سفید ہونے کی کیا وجہ ہے.....
 رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں لگتا ہے..... آئینہ میں اپنی صورت اور چیزیں کس طرح نظر آتی ہیں.....
 آئینہ میں سمتیں برعکس کیوں نظر آتی ہیں..... برف کے سفید ہونے کا سبب..... پتھر کس طرح بنتا ہے اور اسکی مختلف اقسام کیا ہیں.....
 پارہ آگ پر کیوں ٹھہرتا ہے..... گندھک نر ہے یا مادہ..... کان کی ہر چیز گندھک دو پارے کی اولاد ہے.....
 چاروں عنصر میں ایک دوسرے سے تبدیلی کی بارہ صورتیں اور اس طرح کے کافی سائنسی مسائل پر بحث موجود ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی علمیت کا ہر گوشہ اور ان کی شخصیت کا ہر پہلو ایک مستقل علم و فن کا منبع تھا۔ اس لئے امام صاحب کے پاس دنیا بھر سے ہزاروں مختلف سوالات آتے تھے جس کا جواب آپ پوری دیانت داری اور تحقیق سے اس طرح دیا کرتے تھے کہ سوال کرنے والا جوابات سے پوری طرح مطمئن ہوتا تھا چونکہ امام صاحب کو قرآن حکیم، حدیث فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق و فلسفہ، علم اخلاقیات، ادب و بلاغت صرف و نحو علم الکلام وغیرہ تمام امور شرعیہ پر عبور حاصل تھا اور ساتھ ہی علوم سائنس کے امام ہونے کی حیثیت سے اس طرح کے مسائل پر بھی تفصیلی بحث کرتے جس سے سائنسین بالکل مطمئن ہو جاتے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی علم سائنس میں بصیرت اور خدمات کو تفصیلاً بیان کرنے سے اس ناچیز کا علم عاجز ہے صرف چند صفحات پر مشتمل ایک مختصر سال مقابلہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں البتہ موقع ملنے پر ان شاء اللہ مزید تفصیلی مقالہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ جب کسی پادری نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے یا اثاٹ ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہوتا ہے اور پتا چلتا ہے۔

جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اس سلسلے میں استفتاء کیا گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایک تفصیلی رسالہ تحریر فرمایا۔ جس میں دلائل نقلیہ یعنی قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سائنسیہ دے کر اس پادری کو لا جواب کر دیا۔ قرآن و حدیث سے فلسفانہ انداز میں جو جواباً دلائل دیئے اس مقالے میں درج کرنے کی گنجائش نہیں تاہم عقلی دلائل کے طور پر اس کا کچھ حصہ اقتباس کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:-

اب آلہ محدث کی طرف چلئے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا حال سنا ظاہر ایسی کوئی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال و فی ظلمات ثلاث تین اندھیروں میں رہے اور بذریعہ آلہ شہود ہو جائے۔ اس کا جسم یا آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں عروق فم رحم سخت منصف ہو جاتا ہے جس میں میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ و تنار میں جنین محبوس ہو بہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاتی جسم جنین جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہو جاتا ہے۔ اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسکمی بہ غشائے لفافی جس میں فضلہ بول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سبکو غیظ ہے جسے شیمہ کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے تو ظاہراً آلے کا محصل صرف بعض علامات و امارات میترہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جن سے ذکورت و انوشت کا قیاس ہو سکے۔ جیسے رحم کی تجویف الیمن والیسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربات کو بعض تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہوں جب تو کوئی نئی بات نہیں۔ پہلے بھی بحرین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے داہنے یا باہنے طرف جنین کی پیشتر جنبش یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے میں سرخی یا اواہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا یا حرکت زن میں خفت یا ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حرمت یا بیامن غالب رہتی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطمعمہ جیدہ یا رویہ کی رغبت ہونی یا پشتم کبود میں ذراوند موقوف بحسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمل اور ظہر تک مثل صائمہ رہ کر مزہ دھن کا امتحان کہ شیریں ہو یا تلخ الی غیر ذالک ممالعہ اہل الفن و لکل شروط یراعھا البصیر فیصیب انطن اور عجائب صنع الہی جلست حکمت سے یہ بھی متحمل کہ کچھ ایسی تدابیر القافر مائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچواں جہابوں میں بقدر رجاحت تو وسیع کو تفریح دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسے اوصناع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات المتخالفة الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعیہ بصریہ کو حسب قاعدہ معروضہ علم مناظر الغطاف دیتے ہوئے جنین تک لے جائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلہ سے معجوب و مستور ہوتا ہے۔ بوجہ اختلاف ملا و غلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آ جاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے۔ یومین جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ لہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے جب عوامرات ربجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدہ بصری سے ملایا ہے

ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے زیادہ پایا ہے جو طرفین طلوع و غروب میں تفاوت اقلین حسی و حقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی و تفصیل نیم قطر فاصل میاں حاجت و مرکز کا متقاضی ہے نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام و کمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع و مغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروطی و ظلی شمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہی کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر کچھ بھی ہو ہم پہلی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین یا چناں و جہنن حجابات و کمین مشہود ہو جاتا ہے۔ بہر حال آخر تمام منشاء منہائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولا سبحان و تعالیٰ کیلئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہو جاتا ہے حالانکہ

لا والله کبرت کلمۃ تخرج ین افواہہم ان یقولون الا کذباً

کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتا مگر جھوٹ۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنی آیات سے سائنسی آلات اور دیکھنے کا طریق کار بتا کر یہ ثابت کر دیا کہ بچہ اناشہ و ذکور معلوم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان کے اس مہمل قول کو باطل اور جھوٹ قرار دیا، جو ان کا کہنا تھا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص فرمایا۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس قسم کے کروڑوں علوم اللہ شان مجدد نے عام انسانوں بلکہ حیوانوں کو بھی عنایت کیا ہے اور پادری صاحب صرف چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا دعویٰ کر رہے ہیں۔ کیوں نہ ہو علمہ شدید الغصی..... والیضا۔ علم الانسان مالم یعلم

غرضیکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پادری کے اس مہمل اعتراض کا جواب قرآن اور سائنسی حقائق بلکہ تجربات کے ساتھ جو کہ انہیں صفحات پر مشتمل ہے دیا۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور نظریہ حرکت زمین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نیوٹن، آئن اسٹائن اور البرٹ ایف پورٹا کے پیش کئے ہوئے نظریات کا رد تین رسالے لکھ کر کیا ہے:-

۱..... الکلمۃ الہمتہ فی حکمتہ الحکمتہ، لوہاء فلسفتہ المسئمتہ ۱۳۳۸ھ مطبوعہ انڈیا۔
۲..... فوز زمین در رد حرکت زمین ۱۳۳۸ھ بریلی۔

۳..... نزول آیات قرآن سکون زمین و آسمان ۱۳۳۸ھ لاہور۔

ان رسائل میں امام و محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے قرآن حکیم سے ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ سورج اور دیگر سیارے زمین کے گردش کرتے ہیں۔ آپ نے ان لوگوں کے نظریے کا رد کرنے میں 105 عقلی و نقلی دلائل قائم کئے ہیں جن میں سے 90 دلائل خود آپ نے دیئے ہیں اور 15 دلائل سابقہ کتابوں سے ہیں۔

دنیا نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات سے آگاہ ہے مگر مسلمانوں کیلئے وقت کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اس عظیم مفکر و سائنسدان کے تعقبات کو تنقیدات کا گہرا مطالعہ کریں اور دنیا کو ان کے بارے میں آگاہ کریں چونکہ امام علیہ الرحمۃ بات دلائل سے کرتے ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کتاب رد حرکت زمین کا جبر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام (نوبل انعام یافتہ) نے مطالعہ کیا اور اپنے خیال کا اظہار ایک مکتوب میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے نام لکھا تھا (پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ صاحب قادری کے رسالے قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) سے ماخوذ ہے) آپ لکھتے ہیں:-

مجھے خوشی ہے کہ حضرت مولانا (علیہ الرحمۃ) نے اپنے دلائل میں (Logical Aximotic) پہلو مد نظر رکھا ہے۔ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کے نظریہ سکون زمین کے سلسلے میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ایک پروفیسریوں رقم طراز ہیں:-

اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی ضرب دراصل نیوٹن کے نظریات پر ہے۔ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی تحریر کو سرسری نظر سے دیکھ کر رد کر دینا میرے خیال میں غیر سائنسی فعل ہے خصوصاً اس صورت میں جب نامور سائنسدان اس قسم کے نظریات آج بھی رکھتے ہیں۔

محمد یونس خان آفریدی سابقہ ایف آر جی ایس (لندن) نے بھی ایک رسالہ اعلیٰ حضرت کے نظریہ سکون زمین کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے انکا مختصر تعارف گزشتہ صفحہ میں گزر چکا ہے۔ انہوں نے اپنا رسالہ The New Theory of Solar System میں عقلی و نقلی دلائل دیئے ہیں اور آخر میں حرکت سورج اور دن اور رات کے تبدیل ہونے کا نقشہ بھی بنایا ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت جامع منقول و معقول علوم تھی۔ علوم عقلیہ میں محدث بریلوی کو جو کمال حاصل تھا وہ معاصرین میں سے بڑے سے بڑے جید عالم دین کو نہیں تھا۔ فلکیات، ریاضیات، طبیعیات، حجریات، حیوانیات غرضیکہ کون سا ایسا شعبہ ہے جس میں انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا ثبوت نہ دیا ہو اور ہر ایک باب میں کوئی یادگار تصنیف نہ چھوڑی ہو۔ علوم عقلیہ میں علم ریاضی عام طور پر مشکل اور خشک مضمون گردانا جاتا ہے لیکن امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) جیسی عظیم شخصیت اس فن کی رسیا معلوم ہوتی ہے۔

۱۳۳۹ھ ۱۹۱۸ء سے قبل کا واقعہ ہے۔ ہندوستان کے مشہور ریاضی دان اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر سر ضیاء الدین (رحمۃ اللہ علیہ) نے علم المربعات سے متعلق ایک سوال اخبار دہ بد بہ سکندری (راپور) سے طبع کرایا کہ کوئی ماہر ریاضی دان اس کا تشفی بخش جواب دے۔ جب فاضل بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا تو امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے مدلل جواب دے کر شائع کرایا، ساتھ ہی ایک سوال پیش کر کے سر ضیاء الدین کو متحیر کر دیا۔ امام موصوف سے بے حد متاثر ہو کر ضیاء الدین نے کہا کہ ایک مولوی نے نہ صرف جواب دیا بلکہ اُلٹا سوال بھی پیش کیا۔

یہ سر ضیاء الدین کا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) سے پہلا غائبانہ تعارف تھا اس کے بعد پروفیسر موصوف کو ایک دفعہ پھر ریاضی کے مسئلے میں دُشواری پیش آئی اور جس کے حل کیلئے جرمنی جانا چاہتے تھے لیکن محدث بریلوی کے خلیفہ سید سلیمان اشرف بہاری (سابق صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) موصوف کو لیکر بریلی شریف حاضر ہوئے اور جب ڈاکٹر ضیاء الدین نے اپنا پیچیدہ مسئلہ فاضل بریلوی (علیہ الرحمۃ) کے سامنے پیش کیا تو آپ (علیہ الرحمۃ) نے اسی وقت اس کا حل پیش کر دیا اور اسی تاثر کی بناء پر ڈاکٹر ضیاء الدین نے خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرف بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا..... یار اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم دیا ہے کہ عقل حیران ہے۔ دینی، مذہبی، اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ ریاضی، اقلیدس، جبر و مقابلہ، توقیت وغیرہا میں اتنی زبردست قابلیت و مہارت کہ میری عقل جس مسئلے کو ہفتوں غور و فکر کے باوجود حل نہ کر سکی۔ حضرت نے چند منٹ میں حل کر دیا۔ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔

ایک اور موقع پر ڈاکٹر ضیاء الدین، محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) سے متاثر ہو کر یوں گویا ہوتے ہیں..... اپنے ملک میں معقولات کا جب اتنا بڑا اکسپرٹ (Expert) موجود ہے تو ہم نے یورپ جا کر جو کچھ سیکھا وقت ضائع کیا۔

گزشتہ صفحات میں اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی چند کتب اور رسالوں کی فہرست علوم کے حوالے سے پیش کی گئی ہے۔ علم ریاضی میں جتنی کتابیں ہیں اس سے بھی محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی علم ریاضی میں مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم جفر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہاں علم کیمیا، حیوانیات، علم ہیئت، لوغارثم، ریاضی میں مہارت حاصل کی، وہیں انہیں ایسے علوم کا بھی وافر حصہ ملا جن کا تعلق علم الاسرار میں ہوتا ہے۔ علم جعفر بھی انہی علوم میں سے ایک ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں، **ان هذا العلم لا يوجد في السطور ولا يوجد بالقياس ولا بالهندسته ولا بالذوق ولا بالعقل ولا بالفهم و انما يختص برحمة من يشاء ويهدي اليه من اناب** یہ علم تمام علوم و فنون میں مشکل ہے۔ ۱۲۹۳ھ میں مولانا ابوالحسن احمد نوری مارہروی نے امام احمد رضا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کو صرف ایک قاعدہ بدوح یحییٰ کی تلقین کی، امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے استاد مکرم کی تلقین کے مطابق اس علم کی تحصیل کیلئے جدوجہد کی اور راز ہائے بستہ کے پیچ و خم کو سلجھانے میں کامیاب ہوئے اور جعفر الجامع کے عظیم قاعدہ سے پیچیدہ مسائل کو حل کیا اور اس فن میں کچھ جد اول بھی تیار کیے اور سینکڑوں جد اول اپنے شاگردوں کو املا کرائیں مگر امام نے اپنی طبع زاد ایجادات کو اپنے مشہور شاگرد سید حسین مدنی کو نذر کر دی تھیں۔ ان جد اول کے علاوہ اور بھی جد اول آپ نے تحریر فرمائیں جو کہ عربی فارسی اور اردو میں ہیں اور اس فن میں ۹ کتابیں یادگار چھوڑی ہیں کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ قلمی صورت میں محفوظ ہیں۔ ان شاء اللہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ)، کراچی کی قابل قدر کاوشوں سے غیر مطبوعہ بھی چھپ کر منظر عام پر آئیں گی۔ (علم جفر پر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی مطبوعہ کے نام گزشتہ صفحات میں درج ہیں۔)

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم توقیت

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں دوسرے علوم کے امام تھے وہیں علم توقیت میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی جلالت علمی اور فن توقیت میں مہارت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں، آپ کا علم توقیت میں کمال حد ایجاو پر تھا یعنی اس کا موجود کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور مقام پر یوں معترف ہیں، مولوی سید شاہ غلام محمد صاحب بہاری، مولانا حکیم سید شاہ عزیز غوث صاحب، نواب مرزا صاحب بریلوی نے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا تو کوئی کتاب اس فن کی نہ تھی جس کو ہم لوگ پڑھتے، اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) خود اس کے قواعد زبانی ارشاد فرماتے اس کو ہم لکھ لیتے اور اسی کے مطابق عمل کر کے اوقات معلوم کر لیتے۔ ایک زمانہ تک وہ قواعد ہماری کاپیوں میں لکھے رہے پھر میں نے ان سب کو ایک کتاب میں جمع کر کے پوری توضیح و تشریح کے ساتھ مع مثال بلکہ امثلہ لکھ کر اس کا نام الجواہر والیواقیت فی علم التوقیت معرف بہ توضیح التوقیت رکھا۔

اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کو اس علم پر اس قدر کمال تھا کہ اپنے ایجاو کردہ قواعد کے ذریعے سے طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور سیاروں کی معرفت و چال چلن بھی معلوم کر لیتے تھے۔

الغرض امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے اس فن میں قواعد ہی ایجاو نہیں کیے بلکہ عربی، اردو اور فارسی میں ایک سو سے زائد کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہیں۔ گزشتہ صفحات میں کتابوں کی فہرست میں دیکھنے سے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی اس فن میں مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ریاضی کی طرح علم تکسیر بھی ایک مشکل اور خشک مضمون تھوڑا کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہر آدمی اس علم کے بارگراں کو اٹھانے کی جرأت نہیں کرتا مگر اسکے برعکس جب ہم محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کو دیکھتے ہیں تو وہ اس علم کے نہ صرف ماہر بلکہ موجد نظر آتے ہیں۔ بعض اہل فن اپنے بزرگوں کے مجموعہ اعمال یا مجربات سے نقوش باقاعدہ یا بے قاعدہ نقل کر دیتے ہیں یا نقش مثلث و مربع نقش بھرنا بہت جانتے ہیں، مکمل چال سے نقوش بھرنا بہت مشکل ہے۔ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے معاصرین بھی نقوش کے قواعد میں مکمل دکھائے نہیں دیتے مگر محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی ذہانت اور عبقریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ ماہر تقسیم مولانا مقبول احمد نے امام موصوف کے شاگرد رشید ظفر الدین بہاری سے علم تکسیر سے متعلق سوال کیا انہوں نے ایسے مدلل جواب الجواب دیے کہ مولانا مقبول صاحب ششدر رہ گئے اور دریافت فرمایا کہ تم نے یہ علم کن سے سیکھا ہے ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) سے مجھے یہ علم حاصل ہوا ہے پھر مولانا مقبول احمد نے استفسار فرمایا کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کو کتنے طریقوں سے نقش بھرنا آتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا 2300 طریقے سے۔ کہا کہ آپ نے اور کیوں نہیں سیکھا؟ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، وہ علم فن کے دریا نہیں سمندر ہیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علماء حجاز نے بھی اس فن کا موجد تسلیم کیا ہے اس فن پر محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی کتب و رسائل بھی یادگار ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس فن میں بھی قابل تحسین کمال حاصل کیا تھا۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ پروفیسر البرٹ ایف پورٹا (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے معاصرین میں سے تھا) نے ایک مرتبہ خطرناک پیش گوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سورج کے سامنے بیک وقت متعدد سیاروں کے اجتماع اور ان کی مجموعی کشش سے سورج میں زبردست گھاؤ پڑیں گے جس سے امریکہ اور پورے عالم میں قیامت صغریٰ برپا ہوگی اور شدید آندھیاں اور طوفان دنیا سے بعض علاقوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گے۔ اس خطرناک پیش گوئی کے شائع ہوتے ہی ہزاروں لوگ دہشت میں مبتلا ہو کر گرجا گھروں میں پناہ گزیں ہوئے اور دعائیں کرنے لگے، طلبہ نے اسکولوں سے چھٹیاں لے لیں اور کئی مقام پر گھنٹیاں بجنے لگیں اور اہل شہر سہم کر رہ گئے۔ مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پروفیسر کی اس پیش گوئی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سامنے پیش کر دیا۔ امام صاحب نے مولانا بہاری کو اس طرح ایک مکتوب میں لکھا:-

آپ کا پرچہ آیا نواب صاحب نے ترجمہ کیا بات کسی عجیب بے ادراک کی تحریر ہے جس ہی کا ایک ایک حرف بھی نہیں آتا سراپا اغلاط سے حملو ہے اور پروفیسر کی اس پیش گوئی کے جواب میں ایک شاہکار رسالہ قلمبند کیا جس کا تاریخی نام معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین ۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء رکھا۔ جب ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کا آفتاب غروب ہوا تو پروفیسر کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اس کے علاوہ مشہور سائنسدان پروفیسر البرٹ آئن اسٹائن محدث بریلوی کے معاصرین سے تھے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اس کے نظریات پر بھی تنقید کی اور اصلاح فرمائی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور تاریخ گوئی

تاریخ گوئی کا تعلق علم ریاضی ہی سے ہے تاریخ گوئی میں محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) یکتائے روزگار تھے۔ محدث بریلوی حیرت انگیز قوتِ حافظہ اور خدا داد صلاحیتوں کی بناء پر اس وقت کے علماء سے سبقت لے گئے نہ کہ دور دراز کا طویل سفر طے کر کے۔ ماشاء اللہ محدث بریلوی کو اس فن پر اتنا کمال حاصل تھا کہ کوئی شخص جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں بیان کرتا ہے اتنی دیر میں بے تکلف تاریخ بنادے اور جملے فرمادیا کرتے تھے۔ امام موصوف ہر معاملے میں سن ہجری کو سن عیسوی پر مقدمہ رکھتے تھے جب کہ اس فن کے دوسرے ماہرین اس کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔

یہ فن اتنا مشکل ہے کہ بڑے بڑے ماہرین اسماء کی تاریخ میں متعدد گھٹنیں صرف کرتے ہیں مگر امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کو اس فن تاریخ گوئی میں اس قدر دسترس حاصل تھی کہ بامعنی اور محل کی مناسبت سے برجستہ تاریخی مادے نکال دیتے تھے۔ اس قسم کے واقعات بھی موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظم و نثر دونوں میں برجستہ تاریخیں استخراج فرماتے تھے۔ اس سے ان کی اس فن میں مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور سائنسک ترجمہ قرآن کنزالایمان

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن پاک کے ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کے بھی ماہر تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ترجمہ قرآن **کنزالایمان** میں اس بات کا خاص اہتمام فرمایا کہ آیت جس موضوع پر بات کر رہی ہے اسی علم کے حوالے سے آیت کا ترجمہ کیا ہے۔ اس سے ان کے علوم قرآن کی گہرائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ دوسری جانب ان کے ہم عصر یا ماقابل اور بعد کے مترجمین نے اس چیز کا خیال رکھا ہی نہیں۔ شاہ رفیع الدین، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی فتح محمد جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد مرزا بشیر الدین، مولوی مودودی وغیرہ نے بھی تراجم کئے۔ محدث بریلوی عالم دین ہونے کے ساتھ سائنسدان بھی ہیں لہذا آپ کا ترجمہ پڑھ کر علماء تو علماء، علوم عقلیہ کے ماہر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ وہ یہ جان کر خوش ہوتے ہیں کہ سائنسی قانون جو آج پیش کئے جا رہے ہیں ہمارا قرآن سو سال پہلے بیان کر چکا ہے۔ مثلاً اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انسان زمین کے کناروں سے نکل کر فضاؤں کو چیرتا ہوا چاند پر پہنچ گیا اب یہ دو باتیں قابل غور ہیں کہ کیا انسان زمین کی حدود سے باہر نکل سکتا ہے یا نہیں اور نکلنے والا کافر ہوگا یا مسلمان۔ دوسری بات یہ ہے کہ آیا انسان چاند یا دوسرے سیاروں پر پہنچ سکتا ہے یا نہیں ان دونوں باتوں کا جواب صرف اور صرف امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) اپنے ترجمے میں دیتے ہیں۔

یَمْعِشِرُ الْجَنِّ وَالْأَمْنِ أَنْ تَنْفِذُونَ مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

فَانْفِذُوا لَا تَنْفِذُونَ إِلَّا بِسُلْطَنٍ (پ ۲۷- سورۃ الرحمن)

اے جن وانس کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان و زمین کے کناروں سے نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔ محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے ترجمہ سے یہ ثابت ہوا کہ زمین کے کناروں سے نکلنا آسان تو نہیں لیکن اگر نکل بھی جائیں تو سلطنت اسی کی ہوگی یعنی ہر جگہ اسی رب عزوجل کی ربوبیت ہے۔ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) نے **لَا تَنْفِذُونَ إِلَّا بِسُلْطَنٍ** کا ترجمہ کیا ہے۔ عین سائنٹیفک ہے کیونکہ کوششوں کے بعد زمین کے کناروں سے نکلنے کا اشارہ اس میں پایا جاتا ہے۔ آج ہزاروں لاکھوں آدمی فضائی سفر کرتے ہیں زمین سے ۳۰-۴۰ ہزار فٹ بلندی پر جاتے ہیں، انسان نے راکٹ کے ذریعے چاند کا بھی سفر کیا بلکہ اب تو چاند سے بھی دور زمین کے کناروں سے کروڑوں میل دور ہے کا رخ اختیار کیا۔ اگر زمین کے کناروں سے نکلنا ناممکن ہوتا تو کسی طرح کوئی انسان کروڑوں کوششوں کے باوجود نکل نہیں پاتا۔ مگر قرآن پاک میں نکلنے کا اشارہ ہے اور اس اشارے کو صرف محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) جیسے باریک بین سائنسدان نے واضح کر دیا چونکہ قرآن میں ہر شے کا علم ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کا جواب اس میں نہ ملے دوسرے کسی مترجم کو اس طرف اشارہ کرنا نہ آیا جن کے نام پیچھے صفحہ میں دیئے گئے ہیں۔ ان تراجم سے یہی پتا چلتا ہے کہ انسان کا زمین کے کناروں سے نکلنا ہی محال ہے۔

اسی طرح دوسرا سوال یہ تھا کہ آیا انسان چاند یا دوسرے سیاروں پر پہنچ سکتا ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب بھی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اپنے ترجمہ میں دیا جبکہ اس وقت انسان نے چاند پر قدم بھی نہیں رکھا تھا۔ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی قرآن پاک پر گہری نظر اور پھر انسانی صلاحیتوں کا اندازہ..... لہذا اس آیت کریمہ سے اس کا جواب بھی استنباط فرمایا:-

وَالْقَمَرُ إِذَا تَسَقَّى ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور چاند کی قسم جب کابل ہو جائے، اور ضرورتاً منزل بہ منزل چڑھو گے، تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لائے۔

بیسویں آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ چاند پر قدم رکھنے والے کافر ہی ہوں گے اور سارا عالم جانتا ہے کہ وہ خلا باز دو امریکن نیل آرمسٹرانگ اور ایڈن ایڈلڈن کافر ہی تھے۔ یہ بھی محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کے جدت پسند دماغ ہی نے سمجھا اور اپنے ترجمے میں اس کی تصریح فرمائی۔ اب اسی آیت کا ترجمہ دوسرے مترجمین کرتے ہیں۔ شاہ رفیع الدین دہلوی، مولوی اشرف علی تھانوی، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی مودودی، مولوی فرمان علی وغیرہ مگر کسی میں بھی انسان کی اس ترقی کی طرف اشارہ نہیں۔ ان تراجم اور محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کے ترجمے کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد ایک دینی اور سائنسی بصیرت رکھنے والا شخص یہی کہے گا کہ برصغیر پاک و ہند میں محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) جیسا متحر عالم اور کوئی نہیں تھا۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب جو کہ کراچی یونیورسٹی میں گزشتہ کئی سالوں سے ارضیات پڑھا رہے ہیں کا کہنا ہے کہ میری نظر جب ترجمہ قرآن پر پڑتی ہے تو میں ان آیات میں وہ قوانین تلاش کرتا ہوں جو زمین کی پیدائش اور اس کے ارتقاع سے تعلق رکھتے ہیں۔ مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ کسی ترجمے میں مجھے اس علم کے متعلق اور دوسرے جغرافیائی نظریات و اصطلاحات نہیں ملتیں اور یہ محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کی ہی خاصیت ہے کہ ان کے ترجمہ قرآن میں محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) نے اس باطنی عمل کو سمجھتے ہوئے لفظوں کا چناؤ کر کے اس علم کی عکاسی کی ہے جس علم کیلئے وہ آیت نشاندہی کر رہی ہے۔

چنانچہ مجید اللہ قادری صاحب نے **وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بہم (الانبیاء)** کے تحت پوری Isortatic Theory بیان فرمائی ہے اور یہ کہا کہ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) ہی نے دو لفظوں میں جو قدرتی عمل ہوا ہے پیش کر دیا کہ پہاڑ ضرور جمائے گئے ہیں یعنی یہ لنگر انداز ہیں۔ (حوالہ: قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) از مجید اللہ قادری صاحب)

اس موضوع پر ڈاکٹر مجید اللہ صاحب نے پورا قانون بیان فرمایا ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف اشارات پر گفتگو کر رہا ہوں۔ تفصیل کیلئے رسالہ قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ)..... ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر علوم کے متعلق بھی اس ترجمہ میں تصریحات اور اشارے ہیں جبکہ اردو کے دوسرے تراجم اس چیز سے خالی نظر آتے ہیں۔ اس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کا ترجمہ قرآن کنز الایمان ساخلفک ترجمہ ہے۔

یہ تمام دلائل و قرآن اس بات کے شاہد ہیں کہ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) مسلمان سائنسدانوں میں ان چمن معروف ہستیوں میں شامل ہیں جن کو دینی اور سائنسی دونوں علوم میں مجدد تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے امام غزالی، امام رازی، البیرونی، ابن سینا اور ابن خلدون جیسی شخصیات جو کہ ہر لحاظ سے بحر العلوم تھیں۔ کاش کہ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی وہ تمام قلمی کاوشیں جو انہوں نے تقریباً ہر فن میں یادگار چھوڑی ہیں منظر عام پر آتیں اور عام فہم زبان میں دنیا کے سامنے پیش کی جاتیں۔ اپنے داغیاد بلاچوں و چراغ نہیں مجدد دین و ملت اور عظیم سائنسدان و موجد مانتے۔ ان شاء اللہ وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ مخلص سنی حضرات کا مخلصانہ علمی و عملی کوششوں سے ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔

(علم طب کے معروف و مشہور ماہر حکیم محمد سعید سابق گورنر آف سندھ اینڈ وائس چانسلر آف ہمدرد یونیورسٹی کی نظر میں)

حکیم محمد سعید کی جب امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی کاوشوں پر نظر پڑی تو علم طب کے ماہر نے اپنے ایک پیغام میں یوں تاثر لکھا، گزشتہ نصف صدی میں طبقہ علماء میں جو جامع شخصیات ظہور میں آئی ہیں ان میں مولانا احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) کا مقام بہت ممتاز ہے۔ ان کی علمی و دینی اور ملی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ تفقہ اور دینی علوم میں فاضل بریلوی کی مہارت کے ساتھ سائنس اور طب کے علوم میں بھی انکی بصیرت علماء سلف کے اس ذہن و فکر کی نمائندگی کرتی ہے جس میں دین و دنیاوی علوم کی تفریق نہ تھی۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو عصر حاضر کے علماء اور دانش گاہوں کے معلمین دونوں کو دعوت فکر و مطالعہ دیتا ہے۔ ان کی تصانیف ہمارے لئے بیش بہا ورثے کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے تحقیقی مطالعے سے علوم و فنون کے بہت سے گوشے سامنے آ سکتے ہیں۔

دوسرے موقع پر حکیم محمد سعید نے امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کی علم میں مہارت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار یوں فرمایا ہے، فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کیلئے سائنس و طب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کس لفظ کی معنویت کی تحقیق کیلئے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اسلئے ان کے فتاویٰ میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں ان سے ان کی دقت نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے وہ اپنی تحریروں میں صرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے اس تحقیقی اسلوب و بیان سے دین و طب (سائنس) کے باہمی تعلق کی بھی خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور

اسلامک ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان غوری

(آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی ہے)

جناب عبدالقدیر خان (پراجیکٹ ڈائریکٹر اکیڈمی سائنسز کہونہ) نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کے نام اپنے ایک پیغام میں اس طرح فرمایا، یہ امر باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکر اسلام جناب امام احمد رضا خان بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالر، علماء، مفکرین ان زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔ اس پر آشوب دور میں اللہ عزوجل نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب پیدا کر دیا۔ امام صاحب (علیہ الرحمۃ) کی شخصیت جذبہ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز تھی۔ آپ کی ساری زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفا شعار کی نشان مجسم تھی۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے۔ سورج کو حرکت پذیر اور محور گردش ثابت کرنے میں آپ کے دلائل بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروغی لسانی اور نام نہاد جریر فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے بلکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب (علیہ الرحمۃ) کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختلف سائنسی علوم پر مہارت جو انہیں حاصل تھی کو مکمل طور پر احاطے میں لانے کیلئے کئی اچھے اصحاب علم کی خدمات کی ضرورت ہے۔ احقر العباد نے مختلف کتب و رسائل اور اساتذہ کرام کی کرم نوازیوں کے توسط سے اپنی بھرپور سعی کی ہے۔ میں نے یہ موضوع سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات صرف اور صرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سائنسی خدمات پر کچھ لکھ کر ایک عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کی صف میں اپنے آپ کو شامل کرنے کی ایک کڑی سمجھتے ہوئے منتخب کیا تھا اور آج ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۹۵ء کو مکمل کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے علم و غلامی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انمول دولت عطا فرمائے۔ آمین

قارئین حضرات سے اُمید ہے کہ اگر اس مختصر سے مقالے میں کوئی غلطی پائیں تو ناچیز کو آگاہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ و اولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین

کتابیات

| نمبر شمار | کتاب / رسالہ | مرتبہ |
|-----------|---|--|
| ۱ | قرآن حکیم | ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ |
| ۲ | تفسیر ضیاء القرآن | پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب |
| ۳ | صحیح بخاری شریف | امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ |
| ۴ | قرآنی آیات اور سائنسی حقائق | ڈاکٹر بلوک نور باقی (ترکی) |
| ۵ | طب نبوی اور جدید سائنس | ڈاکٹر خالد غزنوی (صدارتی انعام یافتہ) |
| ۶ | What Is Islam? | Mr. Mohmmad Fazl-ur-Rahman |
| ۷ | Muslim Contribution To Science | Dr. Mohammad R. Mirza |
| ۸ | An Introduction To Islamic Culture and Philosophy | Syed Rahman |
| ۹ | The New Theory Of Solar System | Muhammad Younus Khan Afridi (Ex-F.R.G.S. (London) |
| ۱۰ | حکماء اسلام | مولوی عبدالسلام ندوی |
| ۱۱ | عرب اور اسلام | پروفیسر قلپ کے حق (انگریزی) |
| ۱۲ | تمدن عرب | ترجمہ: سید علی بلگرامی مرحوم |
| ۱۳ | قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات | مولوی عبدالرحمن خان خیر آبادی |
| ۱۴ | مسلمان سائنسدان اور ان کی خدمات | ابراہیم عمادی ندوی |
| ۱۵ | معارف رضا ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء | جناب محمد ریاست علی قادری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) |
| ۱۶ | مجلد امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء کراچی | ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کراچی |
| ۱۷ | قرآن سائنس اور احمد رضا (علیہ الرحمۃ) | پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی |
| ۱۸ | ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ | امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ |